ﷺ بارگاہِ نبوی

کی طرف منہ کر کے دُعا کرنا کیسا؟



مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

بارگاہِ نبوی کی طرف منہ کر کے دعا کرنا کیسا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کی طرف سفر کرنا

مزارات اولیاء کی طرف سفر

دربار نبوی کے خدّام

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : قبر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا کیسا؟

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ : قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر : مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت : محرم الحرام 1439 بمطابق ستمبر 2017

ھدیہ : 120/-

پروف ریڈنگ : علی احمد رضوی، محمد ذیشان رضوی

برائے رابطہ

قاری محمد یعقوب خواجگی و قاری محمد مسعود رضا

الانتساب

مجاہد اکبر رئیس المحدثین

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ

و

امام المحدثین حضرت سیدنا امام محمد بن اسماعیل البخاری

رحمہ اللہ تعالی

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور

دارالنور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور

قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ

قادری کتاب گھر کوٹ مظفر

مولانا فیض احمد قادری رضوی

03078774437

محمد وسیم عالم قادری

۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

عاشق رسول جناب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب، جناب عزت مآب الحاج محمد نعیم ٹھٹھوی صاحب، جناب محمد یاسر صاحب، جناب قاری محمد سراج الدین قادری، جناب محمد الیاس قادری صاحب، جناب رانا شمشاد صاحب، جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی، جناب محمد طلحہ صاحب کراچی، جناب محمد شکیل گجر صاحب۔

فہرست

رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے پاس کھڑے ہو کر دعا

آج بد مذہب لوگ کسی بھی مزار کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنے کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور فوراً یہ کہتے ہیں کہ یہ صاحب مزار سے مانگ رہا ہے، حالانکہ یہی لوگ جب بھی دعا کرتے ہیں تو سامنے کوئی نہ کوئی موجود ہوتا ہے، جب نماز ادا کرتے ہیں تو نماز میں بھی تو دعائیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں تو ہر نمازی کے سامنے کوئی نہ کوئی موجود ہوتا ہے وہاں شرک نہیں ہوتا۔

☆ یہی لوگ لیٹرین کے سامنے لیٹرین جانے کی دعا پڑھنے پر اعتراض نہیں کرتے اور یہ نہیں کہتے کہ لیٹرین کی طرف پیٹھ کر کے دعا پڑھنی چاہئے۔

اور قبلہ کی جانب منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے

☆ یہی لوگ جب ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ کہتے ہیں یہ بھی تو دعا ہے، یہ دعا بھی تو ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو کر کرتے ہیں، یہ نہیں کہتے کہ جب ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو تو یہ دعا ہے لھذا ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کر کے دعا کرنی چاہئے یہ کیوں شرک نہیں ہے۔

اور قبلہ کی جانب منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے

☆ یہی لوگ جب کسی سواری پر سوار ہوتے ہیں تو اس وقت سوار ہونے کی دعا کرتے ہیں اس وقت یہ نہیں کہتے کہ سواری کی طرف منہ کر کے دعا کرنا شرک ہے لھذا سواری کی طرف پیٹھ کر کے دعا کرنی چاہیے۔

اور قبلہ کی طرف منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے ۔

☆ جب کسی مریض کی عیادت کرنے جاتے ہیں تو وہ مریض کو جو دعا دیتے ہیں اس وقت بھی منہ قبلہ کی طرف نہیں کرتے اور نہ ہی اس کو شرک کہتے ہیں۔

اور قبلہ کی طرف منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے ۔

☆ جب کوئی آدمی ان کے سامنے چھینکتا ہے تو یہ لوگ اس کو دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں یرحمک اللہ تو اس وقت نہ تو خود اس کی طرف سے منہ موڑتے ہیں اور نہ ہی اس کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں

پوری دنیا میں کہیں بھی دعا کی جائے تو یہ لوگ منہ قبلہ کی طرف کرنے کا حکم نہیں کرتے مگر جیسے ہی رسول اللہ ﷺ کے روضۂ شریفہ کی منہ کریں تو فوراً ان کو قبلہ کا ادب یاد آجاتا ہے۔

لطیفہ: یہ فقیر روزانہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارکہ کے سامنے بیٹھ جاتا اور قبلہ کی جانب پیٹھ ہوتی ایک دن ایک پاکستانی غیر مقلد آیا اور کہنے لگا پیارے بھائی قبلہ اس طرف ہے میں نے کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو مسجد نبوی شریف کے اندر لے گیا اندر لوگ قبلہ کو پیٹھ کر کے بیٹھے ہوئے اور کوئی ٹانگیں کر کے بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا کیا ان کو بھی کبھی آپ نے قبلہ کا ادب سکھایا ہے؟

تو کہنے لگا کہ نہیں میں نے کہا تمھارا مقصد قبلہ کا احترام بتانا نہیں بلکہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کا بے ادب بنانا ہے تو وہ خاموش ہو گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینا اور مزار مبارک پر دعا کرنا اور اس کی طرف سفر کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْعَدْلُ ,أنـا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرِ الْمُزَكِّى ,ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ,ثنا ابْنُ بُكَيْرٍ ,ثنا مَالِكٌ ,عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ,أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ,ثُمَّ يَدْعُو لِأَبِي بَكْرٍ ,وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف پر کھڑے ہوئے اور دعا کی اور سلام عرض کیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق وعمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے لئے دعا کی۔ (۱)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا دعا کرنا

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ :رَأَيْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ يَدْعُو، فَجَاءَ مَرْوَانُ فَأَسْمَعَهُ كَلَامًا، فَقَالَ أُسَامَةُ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

رواه الطبراني ورجاله ثقات وصححه الضياء المقدسي في المختارة .

ترجمہ: حضرت سیدنا عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس کھڑے ہوئے دعا کر رہے تھے۔ مروان ادھر آ گیا اس نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو باتیں کرنی شروع کر دیں، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی فحش اور بد خلق کو پسند نہیں فرماتا۔

اس حدیث پاک کو امام طبرانی نے روایت کیا اس کے رجال ثقہ ہیں، امام ضیاء مقدسی نے اس کو المختارہ میں صحیح لکھا ہے۔ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ ": رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن منیب اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور آ کر رک گئے پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا میں نے گمان کیا کہ وہ نماز شروع کرنے لگے ہیں پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور چلے گئے۔ (۳)

حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کا عمل

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مَالِكِ الدَّارِ، قَالَ :وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ، قَالَ :أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ " :ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ

لَهُ :عَلَيْکَ الْکَيْسُ، عَلَيْکَ الْکَيْسُ "، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ :يَا رَبِّ لَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. رواه ابن ابی شیبه والبیهقی فی الدلائل وقال ابن کثیر : اسناده صحیح ، وقال العسقلانی : رواه ابن ابی اشیبه باسناد صحیح .

ترجمہ: حضرت مالک دار رضی اللہ تعالی علیہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خازن تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے ۔تو ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی قبر منور پر حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالی سے امت کے لئے بارش طلب کریں، کیونکہ وہ قحط سالی کے سبب ہلاک ہوگئی ہے،تو خواب میں رسول اللہ ﷺ صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر(رضی اللہ عنہ) کے پاس جا کر میرا اسلام کہواور اس کو بتاؤ کہ بارش آ جائے گی،اور عمر کو یہ بھی کہہ دو کہ دین کے دشمن تمھاری جان لینے کے درپے ہیں،ان سے ہوشیار رہو! ہوشیار رہو! پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انکو خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ میں کسی کام میں عاجز ہو جاؤں۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے اور امام عسقلانی نے بھی فرمایا کہ امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے ۔(۴)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا عمل

وكان من أحسن الناس صوتًا بالقرآن، وشهد فتوح الشام، وهو كان البريد إلى عمر بن الخطاب، رضي الله عنه، بفتح دمشق، ووصل المدينة في سبعة أيام، ورجع منها إلى الشام في يومين ونصف بدعائه عند قبر رسول الله -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وتشفعه به في تقريب طريقه.

ترجمہ: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بہت خوبصورت آواز میں قرآن پڑھا کرتے تھے،شام کی فتح میں شامل تھے،یہی دمشق کی فتح کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے تھے۔جب مدینہ منورہ آرہے تھے تو ان کو سات دن لگے شام سے مدینہ منورہ تک اور جب واپس گئے تو صرف اڑھائی دن لگے۔کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف کے پاس دعا کی اور سفر کے جلدی ختم ہونے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے شفاعت طلب کی تھی۔(۵)

دورتابعین کا عمل

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :ثنا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، مِنْ وَلَدِ ذِي الْجَنَاحَيْنِ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجِيءُ إِلَى فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيَدْعُو، فَدَعَاهُ فَقَالَ :أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلَا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ.

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کے قریب ایک بڑے سوراخ کی طرف آتا اور اس میں داخل ہو کر دعا کرتا تو انہوں نے اس کو بلا کر فرمایا: کیا میں تم کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے اپنے والد سے سنی انہوں نے اپنے والد سے سنی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ اور مجھ پر کثرت کے ساتھ بھیجا کرو بے شک تم جہاں سے بھی درود پڑھو مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔(۶)

ائمہ اربعہ کے فتاوی

وعن أصحاب الشافعیّ وغیره یقف وظهره إلی القبلة ووجهه إلی الحضرة وهو قول أبن حنبل انتهی وقال المحقق الكمال بن الهمام رحمه الله تعالی إن ما نقل عن أبی اللیث مردود بما روی عن أبی حنیفة فی مسنده عن أبن عمر رضی الله عنه قال من السنة أن تأتی قبر النبی صلی الله علیه وسلم من قبل القبلة وتجعل ظهرک إلی القبلة وتستقبل القبر بوجهک ثم تقول السلام علیک أیها النبیّ ورحمة الله وبرکاته.

وفی المنسک الكبیر لأبن جماعة مذهب الحنفیة أنه یقف للسلام عند الرأس المقدّس بحیث یكون علی یساره ویبعد عن الجدار قدر أربعة أذرع ثم یدور إلی أن یقف قبالة المقدّس مستدبر القبلة وشذ الكرمانی من الحنفیة فقال یقف مستدبر القبر المقدّس مستقبل القبلة وتبعه بعضهم ولیس بشیء فاعتمد علی ما نقلته انتهی ولا ینبغی أن یتردّد فیه إذ المیت یعامل معاملة الحی والحی یسلم علیه مستقبلا له وما سبق عن علقمة القروی الكبیر من أن الناس كانوا قبل إدخال البیت فی المسجد یقفون علی باب البیت یسلمون سببه تعذر استقبال الوجه الشریف حینئذ وكانوا یستقبلون القبر الشریف من ناحیة باب البیت ومن ناحیة الرأس الشریف .

ترجمہ: امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اصحاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے والا اس طرح کھڑا ہو کہ اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب کرے ور اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف کرے، اور یہی قول امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا ہے۔

محقق کمال بن الہمام رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: بے شک جو ابو اللیث سے نقل کیا گیا ہے وہ مردود ہے کہ حاضری کے وقت منہ قبلہ کی طرف کیا جائے اس پر دلیل یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب تو رسول اللہ ﷺ کی قبر انوار کے پاس آئے تو قبلہ کی جانب سے آ اور اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب رکھ اور منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کر پھر عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ

امام ابن جماعۃ کی المنسک الکبیر میں ابوحنیفہ کا مذہب یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب سلام کے لئے حاضر ہو سر مبارک کے پاس کھڑا ہو، اور سر مبارک کو بائیں جانب رکھے اور دیوار مبارک سے چار ہاتھ دور کھڑا ہو، رسول اللہ ﷺ کی کا جانب منہ کرے اور قبلہ کی جانب پیٹھ کرے، کرمانی نے شاذ قول کیا ہے کہ قبلہ کی جانب منہ کرے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف پیٹھ کرے اور بعض لوگوں کی ان کی اتباع کی اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں کہ جس کی پیری کی جائے، زیادہ معتمد یہ ہے جو میں نے نقل کیا ہے، اس میں کوئی شک والی بات ہی نہیں ہے کیونکہ جب زندہ زندہ کو سلام کرتا ہے تو اس کی طرف منہ کر کے کرتا ہے نہ کہ اس کی جانب پیٹھ کر کے۔

اور علقمہ سے مروی ہے کہ امہات المومنین کے حجرات کے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے لوگ گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام عرض کیا کرتے تھے اس وقت مشکل تھا رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کرنا وہ صرف رسول اللہ ﷺ کی قبر شریفہ کی طرف ہی منہ کیا کرتے تھے گھر کی جانب کھڑے ہوتے تو سامنے سر شریف کی جانب ہوتی تھی۔ (۷)

امام مالک رضی اللہ عنہ کا فتوی

عن ابن حمید قال: ناظرا أبو جعفرٍ أمیرُ الْمُؤْمنینَ مَالِکًا فی مسْجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لهُ مَالِکٌ یَا أمیرَ الْمُؤْمنین لا ترْفعْ صوْتک فی هذا المسْجد فإنَّ اللّٰهَ تعَالٰی أدَّبَ قوْمًا فقال ﴿یٰأیُّها الَّذین امنُوْا لا ترْفعُوْا اصْواتکُمْ فوْق صوْت النَّبیِّ ولا تجْهرُوْا

لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمٰلُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴾ وَمَدَحَ قَوْمًا فَقَال ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوٰتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴾ وَذَمَّ قَوْمًا فَقَال ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾ وَإِنَّ حُرْمَتَهُ مَیِّتًا کَحُرْمَتِهِ حَیًّا فَاسْتَکَانَ لَهَا أَبُو جَعْفَرٍ وَقَالَ یَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَأَدْعُو أَمْ أَسْتَقْبِلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ وَلِمَ تَصْرِفُ وَجْهَکَ عَنْهُ وَهُوَ وَسِیلَتُکَ وَوَسِیلَةُ أَبِیکَ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ إِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ بَلِ اسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفِعْ بِهِ فَیُشَفِّعُهُ اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تعالی
﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴾

ترجمہ: امام ابن حمید رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین ابوجعفر منصور نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف میں مناظرہ کیا تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو فرمایا: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اونچا نہ بولیں بے شک اللہ تعالی نے ایک قوم کو ادب سکھاتے ہوئے فرمایا:

﴿اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو﴾ اور ایک قوم کی مدح فرمائی:

﴿بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے﴾

اور ایک قوم کی مذمت بیان فرمائی: ﴿بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں﴾

امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ کا احترام جس طرح آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں تھا آج بھی اسی طرح ہے، خلیفہ امیر المومنین نے عرض کیا اے ابوعبداللہ! آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ میں جب دعا کروں تو منہ قبلہ کی طرف کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف کروں؟ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ! آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے کیسے موڑ سکتے ہیں؟

حالانکہ قیامت کے دن بھی آپ کے والد حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے وسیلہ جو بنیں گے وہ رسول اللہ ﷺ ہی ہیں، آپ دعا کے وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کریں اور رسول اللہ ﷺ سے شفاعت طلب کریں اور رسول اللہ ﷺ بھی آپ کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کریں گے اور اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کی شفاعت آپ کے حق میں قبول فرمالے گا۔

﴿اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں﴾ (۸)

منہ رسول اللہ ﷺ کی جانب کرو

وقال مالک فی روایة ابن وهب :إذا سلم علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ودعا یقف ووجهه إلی القبر لا إلی القبلة، ویدنو، ویسلم، ولا یمس القبر بیده.

ترجمہ: حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے ابن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت کے متعلق فرمایا: جب کوئی سلام کرے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اور دعا کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی جانب کرے اور قریب ہو کر کھڑا ہو اور سلام عرض کرے اور بطور ادب رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کو ہاتھ نہ لگائے۔ (۹)

رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے پاس توبہ کرنا

قال عبدالقادر الجیلانی اثناء کلامه عن احکام الحج والمعتمر قال :فاذا من الله علیه بالعافیة وقدم المدینة، فالمستحب له أن یأتی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم فلیقل عند دخول المسجد:

ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ کے احکام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب اللہ تعالی کسی پر احسان فرمائے اور مدینہ منورہ آئے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ مسجد نبوی شریف میں حاضری دے چاہئے کہ وہ یہ درود شریف مسجد میں داخل ہوتے ہی پڑھے (**اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد**) درود شریف پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر یہ عرض کرے

(اللهم انک قلت فی کتابک لنبیک:)

اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں اپنے نبی ﷺ کو کہا

ولو أنهم اذ ظلموا أنفسهم جاء وک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما(سورة النساء)وانی اتیت نبیک تائبا من ذنوبی، فاسألک ان توجب لی المغفرة، کما اوجبتها لمن اتاه فی حیاته، فاقر عنده بذنوبه فدعا له نبیه فغفرت له، اللهم انی اتوجه الیک بنبیک علیه سلامک نبی الرحمة، یا رسول الله انی اتوجه بک الی ربی لیغفر لی ذنوبی اللهم انی أسألک بحقه ان تغفر لی وترحمنی.

اور بے شک میں تیرے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرمادے جس طرح تو رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آنے والوں کی اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والوں کی بخشش فرماتا تھا۔ اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی ﷺ کے توسل متوجہ ہوا ہوں جو

نبی رحمت ہیں، یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے توسل سے اپنے رب تعالی کی طرف متوجہ ہوا ہوں، تاکہ میرا رب مجھے بخش دے اللہ میں تجھ سے تیرے محبوب ﷺ کے حق کے سبب سوال کرتا ہوں تو میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما۔(۱۰)

رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے پاس نماز پڑھنا

وقال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه ويستحب ان يصلی بين القبر والمنبر فی الروضة وان احب ان يتمسح بالمنبر تبركا به

ترجمہ: الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے اس کے لئے مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر مبارک اور روضہ مبارک کے درمیان نماز ادا کرے اور میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر مبارک کو بطور تبرک مسح کیا جائے۔(۱۱)

امام ابوعبداللہ الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فتوی

وفی المستوعب لأبی عبد الله السامریّ الحنبلی ثم يأتی حائط القبر فيقف ناحيته ويجعل القبر تلقاء وجهه والقبلة خلف ظهره والمنبر عن يساره وذكر السلام والدعاء ومنه اللهم إنك قلت فی كتابك لنبيك عليه السلام ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم الآية وأنی أتيت نبيك مستغفرا فأسألك أن توجب لی المغفرة كما أوجبتها لمن أتاه فی حياته اللهم أنی أتوجه إليك بنبيك صلی الله عليه وسلم .

ترجمہ: المستوعب جو امام ابوعبداللہ السامری الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ہے، اس میں فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دیوار کی جانب سے آئے اور اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف کرے اور قبلہ کو پیٹھ کرے اور منبر مبارک کو اپنی بائیں جانب رکھے، اور سلام عرض کرے اور دعا کرے، اور یہ بھی دعا کرے

اے اللہ! بے شک تو نے اپنے نبی ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے اور بے شک میں تیرے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرمادے جس طرح تو رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آنے والوں کی اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والوں کی بخشش فرماتا تھا، اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی ﷺ کے توسل متوجہ ہوا ہوں جو نبی رحمت ہیں، تو میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما۔(۱۲)

امام ابن وہب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فتوی

وقال عياض قال مالك فی رواية ابن وهب إذا سلم علی النبی صلی الله عليه وسلم ودعا يقف ووجهه إلی القبر لا إلی القبلة ويدنو ويسلم.

ترجمہ: اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امام ابن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا: جب کوئی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے تو اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کی جانب کرے اور اپنی پیٹھ قبلہ کی طرف کرے اور قریب ہو کر کھڑا ہوا اور سلام عرض کرے۔(۱۴)

امام نووی اور امام ابوموسی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کا فتوی

وفی رؤوس المسائل للنوویّ عن الحافظ أبی موسی الأصفهانیّ إنه روی عن مالك قال إذا أراد الرجل أن يأتی قبر النبیّ صلی الله عليه وسلم فيستدبر القبلة ويستقبل النبیّ صلی الله عليه وسلم ويصلی عليه ويدعو له

ترجمہ: رؤوس المسائل میں حضرت سیدنا امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حافظ ابو موسی الاصفہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کیا انہوں نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا کہ جب کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف پر حاضر ہو تو قبلہ کی جانب پیٹھ کرے اور اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کرے، اور درود شریف پڑھے اور دعا کرے۔

(۱۵)

امام ابراہیم حربی کا فتویٰ

وقال إبراهيم الحربيّ في مناسكه تولى ظهرك القبلة وتستقبل وسطه يعني القبر وفي مسند أبي حنيفة رحمه الله لأبي القاسم طلحة عن أبي حنيفة جاء أيوب السختيانيّ فدنا من قبر النبيّ صلى الله عليه وسلم فاستدبر القبلة وأقبل بوجهه إلى القبر وبكى بكاء غير متباك وقال المجد اللغويّ روينا عن عبد الله بن المبارك قال سمعت أبا حنيفة يقول قدم أيوب السختيانيّ وأنا بالمدينة فقلت لأنظرنّ ما يصنع فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه مما يلي وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وبكى غير متباك.

امام ابراہیم الحربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب المناسک میں فرماتے ہیں کہ تو جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے تو اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب کر اور اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کرتے ہوئے قبر مبارک کے درمیان میں کھڑا ہو۔

مسند امام ابی حنیفہ میں ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب آئے تو انہوں نے قبلہ کی جانب پیٹھ کی اور اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا، اور بہت زیادہ روئے۔ امام مجد اللغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے روایت کیا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم نے سنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ اور میں دونوں مدینہ منورہ آئے۔ میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ حضرت

سختیانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیسے حاضری دیتے ہیں، وہ حاضر ہوئے اور اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب کی اور منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور زار و قطار رونے لگے۔

(۱۶)

مزارات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر حاضری اوران کے پاس دعا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس دعا

وَعَنِ الْأَصْمَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ :أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ قُبِرَ مَعَ سُوْرِ الْقُسْطِنْطِيْنِيَّةِ، وَبُنِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا، فَكَانُوا إِذَا قَحِطُوا، كَشَفُوا عَنْ قَبْرِهِ فَأُمْطِرُوا.

قَالَ الْوَاقِدِيُّ :مَاتَ أَبُو أَيُّوْبَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ، دُفِنَ بِأَصْلِ حِصْنِ الْقُسْطِنْطِيْنِيَّةِ .فَلَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ الروم يتعاهدون قبره وَيَسْتَسْقُوْنَ بِهِ.

ترجمہ: امام اصمعی رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک قسطنطیہ کی دیوار کے ساتھ ہے ،اس پر عمارت تعمیر کی گئی ہے، جب رومی لوگ قحط میں مبتلا ہوتے ہیں تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کو کھولتے ہیں تو بارش آ جاتی ہے۔امام واقدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ۵۲ ھ میں ہوا ، اوران کی تدفین قسطنطیہ کی دیوار کے نیچے ہوئی ،اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رومی لوگ آپ کے مزار اقدس پر بہت زیادہ حاضری دیتے ہیں ،اورآپ رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش مانگتے ہیں ۔(۱۷)(۱۸)

(یادرہے قسطنطیہ کا نیا نام استنبول ہے)

مزار حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ

كان حجر بن عدی رضی الله عنه قتله سنة إحدى وخمسين، وقبره مشهور بعذراء وكان مجاب الدعوة.

ترجمہ: حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو ۵۱ ھ میں شہید کیا گیا ،ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور وہاں پر دعا قبول ہوتی ہے۔(۱۹)

حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کا مزار شریف

ودفن بالبقيع، وقبره مشهور عليه قبة، وصلى عليه رسول الله - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وكبر أربع تكبيرات، هذا قول جمهور العلماء، وهو الصحيح.

ترجمہ: حضرت سیدنا ابراہیم بن ابی القاسم محمد رسول اللہ ﷺ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی اور ان کے مزار شریف پر گنبد ہے ان کا جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا تھا اور چار تکبیریں کہی تھیں، یہی جمہور علماء کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔(۲۰)

حضرت عبداللہ بن ربیعہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا مزار

عَبد الله بن رَبيعَة البَاهِليّ وقبره مشهور إلى اليوم يستسقى به.

ترجمہ: حضرت عبداللہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا مزار شریف آج تک مشہور ہے، ان کے مزار کے توسل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔(۲۱)

امام حسین رضی اللہ عنہ کا مزار

وقتل يَوْم الجمعة، وقيل: يَوْم السبت، وهو يَوْم عاشوراء من سنة إحدى وستين بكربلاء من أرض العراق، وقبره مشهور يزار.

ترجمہ: امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعہ کے دن ہوئی، اور یوم عاشور تھا (سنہ ۶۱ ھ) میں کربلاء جو عراق میں ہے، آپ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے۔(۲۲)

اس فقیر کو اللہ تعالی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی زیارت کی سعادت سے نوازا ہے۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف

ودفن عند أُحد في موضعه، وقبره مشهور يزار ويتبرك به،

ترجمہ: حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف احد شریف کے دامن میں ہے اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور مزار شریف سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۲۳)

نوٹ: حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر جب فقیر ۲۰۱۶ میں حاضر ہوا تو وہاں پر لال رنگ کے رومال والے پاکستانی موجود تھے وہ لوگوں کو یہ کہہ رہے تھے کہ یہاں کیا لینے آئے ہو؟ مگر جب ۲۰۱۷ میں حاضری ہوئی تو وہی لال رومال والے لوگوں کو زیارت کروا رہے تھے اور ریال بٹور رہے تھے۔

عقیل بن أبی طالب الصحابی رضی اللہ عنہ

توفي في خلافة معاوية، وقد كف بصره، ودُفن بالبقيع، وقبره مشهور عليه قبة.

ترجمہ: حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا وصال شریف حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مبارک زمانے میں ہوا، یہ نابینا ہو گئے تھے، ان کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی، اور ان کی قبر مشہور ہے اور اس پر گنبد بنا ہوا ہے۔(۲۴)

نوٹ: یہ امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے دور مبارک کی بات کی ہے جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے عاشق اور باادب تھے، اس وقت امریکی یا برطانوی بادشاہ نہیں آئے تھے، اس لئے اس وقت مزارات پر گنبد موجود تھے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا مزار شریف

عَمرو بْن الحمق بْن الكاهن بْن حبيب بْن عَمرو بْن القين بْن رزاح

بُن عَمرو بُن سعد بُن كعب بُن عَمرو بُن رَبيعة الخزاعی هاجر إِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الحديبية، وقيل :بل أسلم عام حجة الوداع، وقبره مشهور بظاهر الموصل يزار، وعليه مشهد كبير،

ترجمہ: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا مزار شریف موصل (یہ عراق کا ایک صوبہ ہے) میں ہے، اس کی زیارت کی جاتی ہے، اوراس پر ایک بہت بڑی خانقاہ بنی ہوئی ہے۔(۲۵)

ائمہ محدثین کا مبارک عمل

الحافظ ابن ابی عاصم (۲۰۶ـ۲۸۷ھ)

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ .مِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَاشْتُرِيَ لَهُ دَارٌ بِسَبْعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَهِيَ الَّتِي فِيهَا قَبْرُهُ بِحَضْرَةِ الْهِجْرَتَيْنِ وَقَدْ رَأَيْتُ جَمَاعَةً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ إِذَا هُمْ أَخَذَهُمْ أَمْرٌ قَصَدَ إِلَى قَبْرِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِحَضْرَتِهِ، وَكَانَ يَعْرِفُ الْإِجَابَةَ، وَأَخْبَرَنَا مَشَايِخُنَا قَدِيمًا أَنَّهُمْ رَأَوْا مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ يَفْعَلُهُ.

ترجمہ: حضرت سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر خریدا جس کی قیمت ستر ہزار درہم تھی اور یہیں پر ہی آپ رضی اللہ عنہ کا مزار بنا اور میں نے خود دیکھا ہے کہ اہل علم واہل فضل کی جماعت جب بھی ان کو کوئی مسئلہ پیش آتا تو ان کی قبر پر آتے اور سلام کرتے اور ان کی قبر کے پاس دعا کرتے اور وہاں دعا کی اجابت کو پہچانتے تھے، اور ہم کو ہمارے مشائخ نے بھی خبر دی ہے کہ انہوں نے اپنے سے پہلے لوگوں کو بھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر آتے اور دعا کرتے دیکھا ہے۔ (۲۶)

امام الائمۃ ابن خزیمہ (۲۲۳ـ۳۱۱ھ)

قال امام الحاكم في تاريخ نيسابور: وسمعت أبا بكر محمد بن المؤمل بن الحسن بن عيسى يقول خرجنا مع إمام أهل الحديث أبي بكر بن خزيمة وعديله أبي علي الثقفي مع جماعة من مشائخنا وهم إذ ذاك متوافرون إلى زيارة قبر علي بن موسى الرضى بطوس 1قال فرأيت من تعظيمه يعني بن خزيمة لتلك البقعة وتواضعه لها وتضرعه عندها ما تحيرنا.

ترجمہ: امام حاکم نے تاریخ نیشاپور میں لکھا ہے میں نے سنا ابوبکر محمد بن المومل بن الحسن بن عیسی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم امام اہل حدیث کے امام ابوبکر بن خزیمہ اور ان کے

ہم زلف ابوعلی الثقفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کی پوری جماعت کے ساتھ جن میں مشائخ کرام تھے سارے لوگ حضرت سیدنا علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے طوس گئے، فرماتے ہیں کہ میں دیکھا جو حضرت امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ کی تعظیم کی اور وہاں تواضع اور انکساری کی اس نے ہم کو حیرت میں مبتلا کر دیا۔ (۲۷)

جی جناب اب کیا کہیں گے دو لفظی کتاب کا مطالعہ کرنے والے جن کو سوائے حرام وشرک اور بدعت کے علاوہ کچھ بھی نہیں آتا یہ امام ہیں اہل حدیث کے جن کا یہ عمل آج گمراہ لوگوں کے نزدیک شرک ہے۔

امام ابن حبان رضی اللہ عنہ (۳۵۴ھ)

قال ابن حبان امام الجرح والتعديل في كتابه الثقات علي بن موسى الرضا وهو علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب أبو الحسن من سادات أهل البيت وعقلائهم وجلة الهاشميين ونبلائهم .مات علي بن موسى الرضا بطوس من شربة سقاه إياها المأمون فمات من ساعته وذلك في يوم السبت آخر يوم سنة ثلاث ومائتين وقبره بسنا باذ خارج النوقان مشهور يزار بجنب قبر الرشيد، قد زرته مرارا كثيرة وما حلت بي شدة في وقت مقامي بطوس فزرت قبر علي بن موسى الرضا صلوات الله على جده وعليه ودعوت الله إزالتها عني إلا أستجيب لي وزالت عني تلك الشدة وهذا شيء جربته مرارا فوجدته كذلك "كَذَلِكَ أماتنا الله على محبة المصطفى وَأهل بيته صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَعَلَيْهِم أَجْمَعِينَ.

ترجمہ: امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ جرح وتعدیل کے امام ہیں اپنی کتاب

الثقات میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ جو کہ علی بن موسیٰ بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی (زین العابدین) بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنھم ہیں جو کہ سادات اہل بیت، بڑے دانا اور اجل ہاشمی ہیں، حضرت سیدنا علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ کا وصال طوس میں ہوا مامون نے آپ کے زہر پلائی جس کی وجہ سے فوراً آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا، تاریخ وصال: ہفتہ کے دن تھا اور ۲۰۳ھ تھی، اور آپ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف نوقان سے باہر سناباذ میں ہے، رشید کے قرب بھی ساتھ ہے، جو کہ بہت معروف ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے، میں نے بہت مرتبہ زیارت کی ہے، جب بھی میں نے ان کے مزار پاس کسی پریشانی کے دور ہونے کی دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نے وہ پریشانی دور فرمادی ہے، یہ میں نے بہت مرتبہ تجربہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ یوں ہی ہم رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک رضی اللہ عنھم کی محبت میں موت عطا فرمائے۔ (۲۸)

الحافظ المحاملی (صاحب الامالی المحاملی ۲۳۵۔۳۳۰ھ)

كان ابوعبدالله ابن المحاملي يقول: اعرف قبر معروف الكرخي منذسبعين سنة ماقصده مهموم الافرج الله همه .

ترجمہ: امام ابوعبداللہ ابن المحاملی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر شریف کو ستر سال سے جانتا ہوں، جب بھی کوئی غمگین شخص ان کے مزار پر آیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا غم دور فرمادیا ہے۔ (۲۹)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس دعا

قال الامام ابن حجر رحمة الله تعالى عليه: ان قبر الامام ابو حنيفة رض الله عنه غوث لقضاء الحوائج اعلم انه لم يزل العلماء وذوالحاجات يزورون قبره ويتوسلون عنه فى قضاء الحوائج ويرون نجح ذلك منهم الامام الشافعى رضى الله عنه لما كان

ببغداد فانه جاء عنه انه قال :۔ لاتبرک بابى حنيفة واجئى الى قبره فاذاعرضت لى حاجة صليت ركعتين وجئت الى قبره وسالت الله عنده فتقضى سريعاً.

ترجمہ: امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک قضائے حاجات کے لئے غوث ہے، علماء کرام اور اصحاب حاجات ہمیشہ اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے آپ کی قبر کی زیارت کرتے رہے ہیں، اور اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے آپ کی قبر کے پاس توسل کرتے رہے ہیں اور اس کو درست جانتے رہے ہیں۔

ان میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی ہیں جب آپ بغداد شریف میں تھے تو آپ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس آتے اور فرماتے تھے کہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں، جب مجھے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو میں دو رکعت نفل ادا کر کے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے پاس آ کر دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فوراً میرا حاجت پوری فرمادیتا ہے۔ (۳۰)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر توبہ کرتے

ولما صلّى عليه ووضع فى حفرته فاح من تراب قبره رائحة طيبة كالمسك ودامت أيامًا، وجعل الناس يختلفون إلى قبره مدة يأخذون منه .وقال عبد الواحد بن آدم الطواويسى رأيت النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -ومعه جماعة من أصحابه وهو واقف فى موضع فسلمت عليه فردّ علىّ السلام فقلت :ما وقوفك هنا يا رسول الله؟ قال أنتظر محمد بن إسماعيل، قال فلما كان بعد أيام بلغنى موته فنظرت فإذا هو فى الساعة التى رأيت فيها النبى -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، ولما ظهر أمره بعد وفاته خرج بعض مخالفيه إلى

قبره وأظهروا التوبة والندامة.

ترجمہ: جب امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ پڑھادیا گیا اور آپ کو قبر میں رکھا گیا تو کستوری کی خوشبو آپ کے مزار شریف سے مہک اٹھی اور وہ بہت دنوں تک آتی رہی، اور لوگ آپ کے مزار شریف پر حاضری دیتے اور وہاں سے مٹی لے جاتے۔

عبدالواحد بن آدم الطّوالیسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی جماعت بھی آپ کے ساتھ تھی، رسول اللہ ﷺ ایک جگہ تشریف فرما ہیں میں نے سلام عرض کیا تو کریم آقا ﷺ نے اس کا جواب عطا فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ یہاں؟ تو کریم آقا ﷺ نے فرمایا: میں یہاں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار رہا ہوں، کچھ دنوں کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہو گئے ہیں، جب میں نے غور کیا تو وہی وقت تھا امام بخاری کے وصال کا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تھی، جب یہ معاملہ ظاہر ہو تو وہ لوگ جو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مخالف تھے وہ بھی امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضر ہو کر اظہار ندامت اور توبہ کرنے لگے۔(۳۱)

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر دعا

وقال أبو عليّ الحافظ: أخبرنا أبو الفتح نصر بن الحسن السمرقندي قدم علينا بلنسية عام أربعة وستين وأربعمائة، قال: قحط المطر عندنا بسمرقند في بعض الأعوام فاستسقى الناس مرارًا فلم يسقوا، فأتى رجل صالح معروف بالصلاح إلى قاضي سمرقند وقال له إني قد رأيت رأيًا أعرضه عليك قال وما هو؟ قال أرى أن تخرج ويخرج الناس معك إلى قبر الإمام محمد بن إسماعيل البخاري وتستسقي عنده فعسى الله أن يسقينا، فقال

القاضي نعم ما رأيت فخرج القاضي ومعه الناس واستسقى بهم وبكى الناس عند القبر وتشفعوا بصاحبه، فأرسل الله تعالى السماء بماء عظيم غزير أقام الناس من أجله بخرتنك سبعة أيام أو نحوها لا يستطيع أحد الوصول إلى سمرقند من كثرة المطر وغزارته، وبين سمرقند وخرتنك ثلاثة أيام.

ترجمہ: امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح بخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں: ابوحافظ فرماتے ہیں کہ ہم کو خبر دی ابوالفتح نصر بن حسن سمرقندی نے کہ (۴۶۴ھ) میں سمرقند میں قحط ہو گیا بارش نہیں آتی تھی، لوگوں نے کئی بار بارش کیلئے دعا کی مگر بارش نہ ہوئی، تو ایک مرد صالح قاضی سمرقند کے پاس آیا۔ اس نے کہا: میں نے ایک خواب دیکھا ہے اگر اجازت ہو تو بیان کروں؟ تو قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہاں بیان کرو کیا خواب ہے؟ تو اس مرد صالح نے کہا کہ تم سب لوگ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر جاؤ اور بارش کے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ بارش عطا فرما دے گا۔ سمرقند کے قاضی نے کہا: کہ تم نے کیا اچھا خواب دیکھا ہے، قاضی سمرقند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اس کے ساتھ تمام لوگ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک کے پاس گئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روکر اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف خوب بارش بھیجی جو کہ مسلسل سات دن تک جاری رہی لوگ خرتنگ سے باہر ہی نہ نکل سکے سمرقند کے کے لوگ خرتنگ ہی رہے خرتنگ سے سمرقند کا سفر تین کا ہے۔(۳۲)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

وَيُفَرَّقُ بَيْنَ نَحْوِ الْعُلَمَاءِ وَالْأَقَارِبِ بِأَنَّ الْقَصْدَ إِظْهَارُ تَعْظِيمِ نَحْوِ الْعُلَمَاءِ بِإِحْيَاءِ مَشَاهِدِهِمْ وَأَيْضًا فَزُوَّارُهُمْ يَعُودُ عَلَيْهِمْ مِنْهُمْ مَدَدٌ أُخْرَوِيٌّ لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا الْمَحْرُومُونَ بِخِلَافِ الْأَقَارِبِ .

ترجمہ: امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: علماء کرام اور عام رشتہ داروں کی قبور کی زیارت میں فرق ہے، علماء کرام کے مزارات کی زیارت کا مقصد اظہار تعظیم ہوتا ہے۔ نیز ان کے زائرین کو ان کی جانب مدد اخروی حاصل ہوتی ہے اور اس کا انکار سوائے محروم کے کوئی نہیں کرتا، بخلاف رشتہ داروں کی قبور کی زیارت کے ان کی قبور کی زیارت کسی اور مقصد کے لئے ہوتی ہے۔(۳۳)

امام بخاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

قال :وصنفت التاريخ الكبير إذ ذاک عند قبر النبي -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -في الليالي المقمرة.

ترجمہ: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میں نے تاریخ کبیر تو رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کے پاس چاندنی راتوں میں تصنیف کیا۔(۳۴)

زیارت قبور کے مقاصد

علامہ ابن علان شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہما فرماتے ہیں

وقد قسم المصنف الزيارة إلى أقسام،

لأنها إما لمجرد تذكر الموت والآخرة فيكفي رؤية القبور من غير معرفة أصحابها،

وإما لنحو الدعاء فيسن لكل مسلم،

وإما للتبرك فيسن لأهل الخير لأن لهم في برازخهم تصرفات وبركات لا يحصى مددها.

وإما لأداء حق نحو صديق ووالد لخبر أبي نعيم من زار قبر والديه أو أحدهما يوم الجمعة كان كحجة ولفظ رواية البيهقي غفر له وكتب له براءة

وإما رحمة وتأنساً لخبر أنس ما يكون الميت في قبره إذا رأى من كان يحبه في الدنيا ولا يسن سفر الرجل لأجل الزيارة إلا لقبر نبيّ أو عالم أو صالح،

ترجمہ: مصنف رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے زیارت کی کئی اقسام بیان کی ہیں

(۱) یا تو زیارت موت و آخرت کو یاد کرنے کے لئے ہوتی ہے تو اس مقصد کے لئے اصحاب قبور کی معرفت کے بغیر محض قبور کی زیارت کی کافی ہے۔

(۲) یا زیارت اہل قبور کے لئے دعا کرنے کے لئے ہوتی ہے تو یہ ہر مسلمان کے لئے مسنون ہے۔

(۳) یا زیارت تبرک حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے تو یہ اہل خیر کے لئے مسنون ہے کیونکہ ان کے لئے برازخ میں تصرفات و برکات ہیں کہ ان کی مدد کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) یا زیارت حق کو ادا کرنے کے لئے ہوتی ہے مثلاً دوست والدین کی قبر کی زیارت۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ تعالی نے حدیث پاک نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت جمعہ کے دن کی گویا اس نے حج کیا، بیہقی کے الفاظ ہیں کہ اس کی بخشش ہو گئی اور اس کے لئے جہنم سے برات لکھ دی گئی۔

(۵) یا زیارت قبور رحمت و تانیس کے لئے ہوتی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت جب اپنی قبر میں اس شخص کو دیکھتا ہے جو اس کو دنیا میں محبت کرتا تھا تو وہ خوش ہوتا ہے۔

قبور کی زیارت جو مسنون ہے ان میں انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات اور علماء کرام اور صلحاء کے مزارات ہیں۔(۳۵)

امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

عن ابی بکر أحمد بن مُوسَى الْحَافِظ يَقُول توفّي سُلَيْمَان بن أَحْمد

بن أيوب الطبراني في ذي القعدة يوم السبت ودفن يوم الأحد لليلتين بقيتا منه سنة ستين وثلاثمائة ودفن بباب مدينة جي المعروف بتيره بجنب حممة بن أبي حممة رضي الله عنه وقبره مشهور معروف يزار .

ترجمہ: حضرت ابوبکر بن احمد موسیٰ الحافظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے حضرت سیدنا سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہفتہ کے دن ذوالقعدہ (۳۶۰ھ) میں فوت ہوئے اوراتوار کے دن آپ کی تدفین شہر جی کے باب میں ہوئی، جو تیرہ کے نام سے معروف ہے، ان کا مزار حضرت حممہ بن ابی حممہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہے اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے اوراس کی زیارت کی جاتی ہے۔(۳۶)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا مزار

توفي ضحوة يوم الجمعة الثاني عشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى وأربعين ومائتين، ودفن ببغداد، وقبره مشهور معروف يتبرك به.

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا وصال شریف بارہ ربیع الاول جمعۃ المبارک کو ضحوہ کبری کے وقت (۲۴۱ھ) میں ہوا، اوران کی تدفین بغداد معلّٰی میں ہوئی، ان کی قبر مبارک مشہور ومعروف ہے اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۳۷)

حضرت سیدنا أیوب النبی، علیہ السلام کا مزار شریف

وكان أيوب ببلاد حوران، وقبره مشهور عندهم في قرية بقرب نوى، عليه مشهد ومسجد، وقرية موقوفة على مصالحه، وعين جارية فيها قدم في حجر يقولون إنه أثر قدمه، ويغتسلون من العين ويشربون متبركين، ويقولون: إنها المذكورة في القرآن، وهي قطع

كبير جدًا في وسط صخرة عظيمة، وعليها مشهد، وهناك صخرة عليها مشهد يقولون: إنه كان يستند إليها، ويزورونها ويعتقدون بركة تلك المواضع كلها، والله أعلم.

ترجمہ: حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام بلاد حوران میں رہتے تھے، ان کا مزار شریف ایک بستی میں جو کہ نوی کے قریب ہے، اس پرایک خانقاہ قائم ہے اورایک مسجد شریف ہے، اور پورا گاؤں ہے جو اس کی ضرورتوں کے لئے وقف ہے، وہاں پرایک چشمہ جاری ہے جس میں ایک پتھر ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں حضرت اَیوب علیہ السلام کے قدم شریف کا اثر ہے، لوگ اس چشمے میں غسل کرتے ہیں، اورحصول برکت کے لئے پیتے ہیں، اس جگہ پرایک بہت بڑا صخرہ ہے وہاں پربھی ایک خانقاہ قائم ہے، کہتے ہیں کہ یہاں پرحضرت ایوب علیہ السلام ٹیک لگایا کرتے تھے، اورلوگ اس کی بھی زیارت کرتے ہیں، اوران سب مقامات کوبرکت والا مقام اعتقاد کرتے ہیں۔(۳۸)

نوٹ: حضرت امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس وقت کی بات کی ہے جب اس مزار مبارک پر خدمت اہل سنت کے ذمہ تھی، کہ وہاں خانقاہ بھی تھی اور مشائخ بھی اور طالبان حق بھی ہوتے تھے، مگر ربیع الثانی (۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۷) جب فقیر کو حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کے مزار اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تو وہاں پر کوئی خانقاہ نہ تھی بلکہ قبضہ بھی اہل تشیع کا تھا، اورجس چشمے کا ذکر امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا ہے یہ چشمہ آج بھی موجود ہے اور یہ پانی قدرے کھارا ہے تھوڑی سی مشکل سے پیا جاتا ہے، اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ پانی جلد کی تمام بیماریوں کے لئے بہت نفع مند ہے لوگوں نے بہت سی تعداد میں بوتلیں بھرلیں تھیں جو پاکستان لے آئے۔

قاضی بکار بن قتیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

القاضي أبو بكرة بكار بن قتيبة بن أبي برذعة بن عبيد الله بن بشر

بن عبيد الله بن أبي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة الثقفي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم؛ كان حنفي المذهب، وقبره بالقرب من قبر الشريف ابن طبطبا وقبره مشهور هناك عند مصلى بني مسكين على الطريق تحت الكوم بينه وبين الطريق المذكور معروف باستجابة الدعاء عنده.

ترجمہ: قاضی ابوبکرہ بکار بن قتیبہ بن ابی برذعہ رضی اللہ عنہ حارث بن کلدہ الثقفی رضی اللہ عنہ کے اولاد میں سے ہیں اور حنفی المذہب تھے، ان کا مزار ابن طبطبا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار کے قریب ''کوم'' کے نیچے راستے پر بنی مسکین کا مصلی بھی پاس ہے اور یہ مزار شریف بہت مشہور ہے، ان کے مزار کے قریب دعا قبول ہوتی ہے۔(۳۹)

امام الکیزانی کا مزار

قال الامام خلكان أبو عبد الله محمد بن إبراهيم بن ثابت بن إبراهيم بن فرح الكناني المقرء الأديب الشافعي الحامي المصرى المعروف بابن الكيزاني ودفن بالقرب من قبة الإمام الشافعي، رضى الله عنه، بالقرافة الصغرى، ثم نقل إلى سفح المقطم بقرب الحوض المعروف بأم مودود، وقبره مشهور هناك يزار، وزرته مرارا، رحمه الله تعالى.

امام ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم الشافعی الکیزانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین قرافہ صغری میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قریب ہوئی، پھران کو مقطم میں جوحوض ام مودود کے نام سے مشہور ہے کے قریب دفن کیا گیا، ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے۔ امام بن خلکان کہتے ہیں میں نے خود بہت مرتبہ ان کے مزار کی زیارت کی ہے۔(۴۰)

امام عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ إبراهيم بن طباطبا بن إسماعيل بْنِ إبراهيم بْنِ الحَسَنِ بْنِ الحَسَنِ ابن الْإمَام عَلي الحسني، أَبُو محمد الْمَصْرِيّ. (المتوفى:٣٤٨هـ)
وقبره مشهور بالقرافة بالدّعاء عنده.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن احمد بن علی الحسنی ابومحمد المصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف قرافہ میں مشہور ہے اور اس کے پاس دعا کی جاتی ہے۔(۴۱)

امام عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالی علیہ

عبد الواحد بن محمد بن عليّ بن أحمد، الشّيخ القُدْوة، أبو الفَرَج الفقيه الحنبليّ، الواعظ الشّيرازيّ الأصل الحرّانيّ المولد، وكان يُعرف في بغداد بالمقدسيّ. (المتوفى:٤٨٦هـ) قلت: وقبره مشهور بجبّانة باب الصَّغير، يُزار ويُقْصَد، ويُدعى عنده.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: عبدالواحد بن محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف باب الصغیر میں مشہور ہے اور اسکی زیارت کی جاتی ہے، اور اس کا قصد لے کر لوگ دور دور سے آتے ہیں، اور وہاں دعا کی جاتی ہے۔(۴۲)

امام محمد بن عبداللہ تومرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

محمد بن عبد الله بن تُومَرْت، أبو عبد الله الملَقَّب نفسَه بالمهديّ المَصْمُودي، الهَرْغيّ، المغربيّ، (المتوفى: ٥٢٤هـ) دُفِن بالجبل، وقبرُه مشهورٌ معظَّم.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: محمد بن عبدالہ بن تومرت المغربی رحمہ اللہ تعالی کی تدفین جبل میں کی گئی اور ان کی قبر بہت مشہور ہے اور اس کی تعظیم کی جاتی ہے۔(۴۳)

محمد بن حمویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

مـحـمـد بـن حـمُّـويه بـن مـحـمد بن حمُّويه، أبو عبد الله الجُوَيْنيُّ الصُّوفيُّ .(المتوفى: ٥٣٠ھ)وقبره مشهور يُزَار ويُقْصَدُ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن حمویہ الجوینی الصوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس کا قصد کیا جاتا ہے۔ (۴۴)

امام عبدالواحد بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

الإِمَـامُ الـقُـدْوَةُ، شَيْخُ الإِسْلامِ، أَبُو الفَرَجِ عَبْدُ الوَاحِدِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيِّ بـنِ أَحْـمَـدَ الأَنْـصَـارِيّ، الشِّيْرَازِيُّ الأَصْلِ، الحَرَّانِيُّ المَوْلِدِ، الدِّمَشْقِي. قُلْتُ: تُوُفِّيَ فِي ذِي الحِجَّةِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِيْنَ وَأَرْبَعِ مائَةٍ، وَدُفِنَ بِمَقْبَرَةِ بَابِ الصَّغِيْرِ، وَقَبرُهُ مَشْهُوْرٌ يُزَار، وَيُدعَى عِنْدَهُ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام شیخ الاسلام ابوالفرج عبدالواحد بن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ذوالحجہ ۴۸۶ھ) میں ہوا اور ان کا مزار شریف مقبرہ باب الصغیر میں ہے اور ان کی قبر مبارک بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس کے پاس دعا کی جاتی ہے۔ (۴۵)

امام حسین بن الفضل بن عمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الـحُسَيْـنُ بـنُ الـفَـضْـلِ بـنِ عُمَيْرٍ أَبُو عَلِيٍّ البَجَلِيُّ وُلِدَ قَبْلَ الثَّمَانِيْنَ وَمئَة. وَقَبره مَشْهُوْر يُزَار، وَشيَّعه خلق عَظِيْم

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام حسین بن الفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت (۱۸۹ھ) میں ہوئی، اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے، اور بہت زیادہ مخلوق ان کے مزار پر حاضری دیتی ہے۔ (۴۶)

ابوالحجاج الاقصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

أبُو الْحجَّاج الأقصري يُوسُف بن عبد الرَّحِيم بن غزي الْقرشِي الشَّيْخ الْعَارِف الزَّاهِد أَبُو الحجاج الأقصري وقبره مَشْهُور بالأقصر يزار من الْأَمَاكِن الْبَعِيدَة. وقال ابن ملقن رحمة الله تعالى عليه: وقبره مشهور بالأقصر يزار وعليه مهابة وجلالة.

ترجمہ: امام صلاح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ابوالحجاج الاقصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف اقصر میں ہے اس کی زیارت کرنے کے لئے لوگ دور دور کے علاقوں سے سفر کر کے آتے ہیں۔

امام ابن ملقن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے جو اقصر میں ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور ان کے مزار شریف پر ہیبت وجلال نظر آتا ہے۔ (۴۸)

فقیہ ابوالطاہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

تـوفي الْفَقِيه أَبُو الطَّاهِر سحر يَوْم الْأَحَد سَابِع ذِي الْقعدَة سنة ثَلَاث وَثَلَاثِيـنَ وستـمـائَة بِـمصْر وَدفن بسفح المقطم. قَالَ ابْن القليوبي: وقبره مَشْهُور بإجابة الدُّعَاء عِنْده وَالنَّاس يقصدونه لذَلِك سَمِعت وَالِدي يَقُول قبر الشَّيْخ الدرياق المجرب

ترجمہ: امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ فقیہ ابوالطاہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف اتوار کے دن سحری کے وقت (۷ ذوالقعدہ ۶۳۳ھ) میں ہوا، اور ان کی تدفین المقطم میں ہوئی، ابن قلیوبی نے کہا ہے ان کی قبر مبارک دعا کی قبولیت کے حوالے سے مشہور ہے، اور لوگ بہت دور دور سے ان کے مزار شریف کی زیارت کے لئے آتے

ہیں۔اور میں نے اپنے والد ماجد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ فقیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف تریاق مجرب ہے قبولیت دعا کے لئے۔(۴۹)

بکار بن الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

بكار بن الْحسن بن عُثْمَان بن زِيَاد بن عبد الله الْفَقِيه الْعَنْبَرى الْأَصْبَهَانِيّن وَدفن بالقرافة وقبره مَشْهُور يزار ويتبرك بِهِ وَيُقَال إن الدُّعَاء عِنْد قَبره مستجاب .

ترجمہ: امام عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بکار بن الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین قرافہ میں کی گئی اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے، اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے مزار شریف کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔(۵۰)

امام علی بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

على بن أحمد بن خلف بن محمد بن الباذش الأنصارى وقبره مشهور، يتبرّك به الناس.

ترجمہ: امام ابن الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام علی بن احمد الانصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور لوگ وہاں سے برکت حاصل کرتے ہیں۔(۵۱)

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس دعا

قال ابن حبان رحمة الله تعالى عليه وقبر فُضَيْل بْن عِيَاض بْن مَسْعُود رَحمَه اللَّه مَشْهُور يزار قد زرته مرَارًا.

ترجمہ: امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے میں نے خود اس کی کئی بار زیارت کی ہے۔(۵۲)

الشیخ عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

عبد السلام بن على بن عمر بن سيد الناس أبو محمد المالكى قال الامام ابن الجزرى رحمة الله تعالى عليه

ودفن بباب الصغير وقبره مشهور للزيارة وزرته مع شيخنا ابن اللبان.

ترجمہ: امام ابن جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: الشیخ عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین باب الصغیر میں ہوئی اوران کی قبر شریف بہت مشہور ہے، میں نے بھی اپنے شیخ ابن اللبان کے ساتھ زیارت کی ہے(۵۲)۔

امام القاسم بن فیرہ کا مزار شریف

قال الامام ابن الجزرى رحمة الله تعالى عليه وقبره مشهور معروف يقصد للزيارة ,وقد زرته مرات ورأيت بركة الدعاء عند قبره بالإجابة -رحمه الله ورضى عنه.

ترجمہ: امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ومعروف ہے، اس کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے، اور میں نے کئی اس کی زیارت کی ہے، اور میں نے یہ برکت دیکھی ہے کہ جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔(۵۳)

امام عبداللہ المغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

عبد الله المغربى الأَصْل ثمَّ الْمصْرِيّ الْمَشْهُور بالمنوفى وَمَات فِي الطَّاعُون الْعَام فِي رَمَضَان سنة ۷۴۹ھ) وقبره مَشْهُور يتبرك بزيارته .

ترجمہ: امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام عبداللہ المغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف طاعون کے سبب (۷۴۹ھ) رمضان المبارک میں ہوا، ان

کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۵۴)

شیخ مخلص بابا کا مزار

الشَّیْخ الْعَارِف باللّٰه تَعَالَی عاشق باشا ابْن الشَّیْخ مخلص بَابا .وقبره مَشْهُور هُنَاکَ تستجاب عِنْده الدَّعْوَات وَالنَّاس یتبرکون به.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ فرماتے ہیں: شیخ مخلص بابا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی قبر مبارک (جو کہ ترکی میں ہے) بہت مشہور ہے، اور وہاں دعا قبول ہوتی ہے، اور لوگ وہاں سے برکت حاصل کرتے ہیں۔(۵۵)

شیخ معروف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار

وبنی علی قَبره قبَّة وقبره مَشْهُور یزار ویتبرک بِهِ .

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ معروف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار شریف پر گنبد بنایا گیا ہے اور ان کی قبر بہت مشہور ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۵۶)

شیخ شہاب الدین السیواسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار

الْعَالم الْعَامِل والفاضل الْکَامِل الْعَارِف باللّٰه الشَّیْخ شهَاب الدّین السیواسی ثمَّ الایاثلوغی وَمَات فِی حُدُود الثَّمَانِینَ من الْمِائَة الثَّامِنَة وَدفن بهَا وقبره مَشْهُور یزار ویتبرک بِهِ.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۸۸۰ھ) کی حدود میں فوت ہوئے اور ان کا مزار شریف ترکی میں ہے، اور ان کی قبر بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۵۷)

الشَّیْخ الْعَارِف باللّٰه الشَّیْخ حَامِد بن مُوسَی القیصری کا مزار شریف

مَاتَ قدس سره بِمَدِینَة اقسرای وقبره مَشْهُور هُنَاکَ یزار ویتبرک بِهِ قدس سره الْعَزِیز.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ حامد بن موسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال اقسر شہر میں ہوا تھا، اور ان کا مزار شریف مشہور ہے، اور اسکی زیارت کی جاتی ہے، اور اس سے لوگ برکت حاصل کرتے ہیں۔(۵۸)

شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

الشَّیْخ شمس الدّین مُحَمَّد بن عَلیّ الْحُسَیْنِی الْبُخَارِیّ قدس الله سره الْعَزِیز مَاتَ قدس سره بِمَدِینَة بروسا فِی سنة ثَلَاث وَثَلَاثِینَ وَقیل سنة اثْنَتَیْنِ وَثَلَاثِینَ وَثَمَانمِائَة وَدفن بهَا وقبره مَشْهُور هُنَاکَ یعرفهُ کل أُحُدُ یزورونه ویتبرکون بِهِ.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف بروسا میں (۸۳۳ یا ۸۳۲ھ) میں ہوا اور ان کی تدفین بھی وہیں پر ہی ہوئی، اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور ہر ایک ان کے مزار کو جانتا ہے اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور برکت حاصل کرتے ہیں۔(۵۹)

الشَّیْخ الْعَارِف باللّٰه الْحَاج بیرام الانقروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

مَاتَ رَحمَه الله ببلدة انقره وَدفن بهَا وقبره مَشْهُور هُنَاکَ یزار ویتبرک بِهِ وتستجاب عِنْده الدَّعْوَات وتستنزل بِهِ البرکات قدس سره.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: حاجی بیرام رحمۃ اللہ تعالی علیہ کاوصال شریف انقرہ (ترکی) میں ہوا، اوران کا مزار شریف وہاں بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے، اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے، اور وہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں، اور برکات کانزول ہوتا ہے۔ (۶۰)

شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

الْعَارِف بِاللَّه الشَّيْخ عبد الرحيم بن الامير عَزِيز المرزيفونى مَاتَ قدس سره بوطنه مرزيفون وَدفن هُنَاكَ وقبره مَشْهُور هُنَاكَ يزار ويتبرك بِهِ

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کاوصال بوطنہ مرزیفون (ترکی) میں ہوااوران کی تدفین بھی وہیں ہوئی، اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے اوراسکی زیارت کی جاتی ہے اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ (۶۱)

الشیخ مصلح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

الْعَارِف بِاللَّه تَعَالَى الشَّيْخ مصلح الدّين المشتهر بامام الدباغين بِمَدِينَة ادرنه مَاتَ رَحمَه الله تَعَالَى بِمَدِينَة ادرنه وقبره مَشْهُور هُنَاكَ يزار ويتبرك بِهِ قدس سره.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: الشیخ مصلح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کاوصال شریف ادرنہ (ترکی) میں ہوا، اوران کی قبر شریف بہت مشہور ہے، اوراس کی زیارت کی جاتی ہے، اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ (۶۲)

سید ولائت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

الشَّيْخ الْعَارِف بِاللَّه تَعَالَى السَّيِّد ولايت وَدفن بهَا فِي جَانب من دَاره وقبره مَشْهُور هُنَاكَ يزار ويتبرك بِهِ.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: سید ولائت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین ان کے گھر میں ہوئی اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے، اوراس کی زیارت کی جاتی ہے اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

توفّي الشَّيْخ الْكَبِير وَالْعلم الشهير قطب العارفين وسلطان العاشقين أَبُو عبد الله مُحَمَّد بن عَليّ بن مَحْمُود بن ابراهيم بن مُحَمَّد السودى الشهير بالهادى اليمنى بتعز وقبره مَشْهُور بهَا يزار وَعَلِيهِ قبَّة عَظِيمَة .

ترجمہ: امام محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کاوصال شریف تعز میں ہوا، اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے اوراس کی زیارت کی جاتی ہے اور مزار شریف پرایک بہت بڑا گنبد بنا ہوا ہے۔ (۶۴)

الشیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

قال الامام تلمسانى رحمةالله تعالى عليه دفن بمسجد الصابرين، وقبره مشهور مقصود الإجابة، نفعنا الله به، وقد زرته مرارا لا أحصيها، ودعوت الله عنده بما أرجو قبوله.

ترجمہ: امام تلمسانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: الشیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین مسجد صابرین میں ہوئی، اوران کا مزار شریف [illegible] والے سے

بہت مشہور ہے، اللہ تعالی نے مجھ پر کرم فرمایا ہے لاتعداد بار میں نے ان کے مزار شریف کی زیارت کی ہے، میں نے جو بھی دعائیں اللہ تعالی سے ان کے مزار شریف کے پاس کی ہیں مجھے ان کے پورا ہونے کی امید ہے۔(٦٥)

الشیخ عبدالہادی کا مزار شریف

أن توفی فی سنة ثلاث وعشرین وتسعمائة ودفن بتربة له هناک وقبره مشهور یزار ویتبرک به.

ترجمہ: امام خلیل رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: الشیخ عبدالہادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ۹۲۳ھ) میں ہوا، ان کی قبر شریف بہت مشہور ہے اور اسکی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(٦٦)

امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

السید محمد أمین بن عمر بن عبد العزیز بن أحمد بن عبد الرحیم عابدین الدمشقی وقبره مشهور هناک، علیه جلالة یقصد لطلب الحوائج ویزار .رحمه الله تعالی.

ترجمہ: امام میدانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس پر جلالت نظر آتی ہے، طلب حاجت کے لئے لوگ حاضر ہوتے ہیں، اور اسکی زیارت کی جاتی ہے۔(٦٧)

الشیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

حسن بن الحسن السجزی الأجمیری الشیخ الإمام الزاهد الکبیر الحسن بن الحسن السجزی شیخ الاسلام معین الدین الأجمیری وأقام بمدینةلاهور واعتکف علی قبر الهجویری والزنجانی، ثم

قدم دهلی ثم سار إلی أجمیر، وقبره مشهور ظاهر بمدینة أجمیر یزار ویتبرک به.

ترجمہ: علامہ عبدالحی لکھتے ہیں: حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لاہور میں قیام کیا اور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی قبر مبارک پر اعتکاف کیا اور شاہ زنجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار شریف پر بھی اعتکاف کیا، پھر دہلی آئے اور وہاں اجمیر شریف آگئے ،اوران کا مزار شریف اجمیر شریف میں مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے، اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے(٦٨)

الشیخ ابوالغیث کے مزار سے خوشبو

دفن قبلی مدرسته بها وقبره مَشْهُور یزار ویجد الزائر مِنهُ رَائِحَة الْمسک خُصُوصا لَیْلَة الْجُمُعَة سنة سبع وَخمسین وستِمِائَة.

ترجمہ: امام بہاء الدین الجندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ ابوالغیث رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف (٦٥٧ھ) میں ہوا اوران کی تدفین ان کے مدرسے کے سامنے ہوئی، اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے، آج بھی جولوگ زیارت کرنے جاتے ہیں ان کو کستوری کی خوشبو آتی ہے خاص طور پر شب جمعہ کو۔(٥٩)

ابوبکر بن اِسعَدُ بن حُسَین کا مزار شریف

وَکَانَت وَفَاته فِی شهر صفر سنة ارْبَع وَخمسین وستِمِائَة وقبره مَشْهُور مَقْصُود للزیارة وَطلب الْحَوَائِج.

ترجمہ: امام بہاء الدین الجندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابوبکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی وفات صفر المظفر (٦٥٤ھ) میں ہوئی ،اوران کی قبر شریف بہت مشہور ہے اس کی زیارت کے لوگ آتے ہیں اوراپنی حاجات اللہ تعالی سے آپ کے توسل سے طلب کرتے ہیں۔(٧٠)

مُحَمَّد بن اُحْمَد بن ابراھیم بن الخزف کا مزار شریف

حَتَّی توفِّی علی راس سَبْعِمِائة وَخمُس(۷۰۵ھ) وقبرہ مَشْهُور یزار ویتبرک بِهِ

ترجمہ: امام بہاء الدین الجندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ۷۰۵ھ) میں ہوا، اوران کی قبر شریف بہت مشہور ہے اوراس کی زیارت کی جاتی ہے اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۷۱)

مزار امام شافعی رضی اللہ عنہ

قال الامام ابن حبان رحمة الله تعالى عليه وقبر الامام مَشْهُور يزار .

ترجمہ: امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اوراس کی زیارت کی جاتی ہے۔(۷۲)

حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے مزار کے پاس دعا

نفيسة السَّيِّدَةُ المُكَرَّمَةُ الصَّالِحَةُ ابْنَةُ ا العَلَوِيَّةُ الحَسَنِيَّةُ، وَقِيلَ :كَانَتْ مِنَ الصَّالِحَاتِ العَوَابِدِ، وَالدُّعَاء مُسْتَجَابٌ عِنْدَ قَبْرِهَا، بَلْ وَعِنْدَ قُبُورِ الأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَفِي المَسَاجِدِ وَعَرَفَةَ وَمُزْدَلِفَةَ وَفِي السَّفَرِ المُبَاحِ، وَفِي الصَّلاَةِ وَفِي السَّحَرِ وَمِنَ الأَبَوَيْنِ، وَمِنَ الغَائِبِ لأَخِيهِ وَمِنَ المُضْطَرِ وَعِنْدَ قُبُورِ المُعَذَّبِينَ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) (غافر ۲۰)وَلاَ يُنْهَى الدَّاعِي عَنِ الدُّعَاءِ فِي وَقْتٍ إِلَّا وَقْتَ الحَاجَةِ، وَفِي الجِمَاعِ وَشِبْهِ ذَلِكَ وَيَتَأَكَّدُ الدُّعَاءُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَدُبُرَ المَكْتُوبَاتِ وبعد الأذان.

ترجمہ: سیدہ نفیسہ صالحہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں سے ہیں، امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہا گیا کہ ہے آپ رضی اللہ عنہا نیک اور صالحہ تھیں، اور

یہ بھی کیا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے، بلکہ ہر وہ مقام دعا کی قبولیت کا ہے جہاں پر کسی اللہ تعالی کے نبی کا مزار ہو یا اولیاء اللہ کا مزار ہو، اور مساجد میں اور مزدلفہ میں سفر مباح میں اور نمازوں میں سحر کے کے وقت میں والدین کی دعا اور کسی بھائی کے لئے پیٹھ کے پیچھے دعا کرنا اور مجبور کی طرف سے دعا، معذبین کے قبور کے پاس دعا اور ہر وقت اللہ تعالی اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: تم دعا مانگو میں قبول کروں گا، دعا کرنے والے کو کسی وقت بھی دعا سے منع نہیں کیا گیا سوائے قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت ۔دعا کی تاکید کی گئی ہے راتوں میں اور فرض نمازوں کے بعد اور آذان کے بعد(۷۴)

معروف کرخی کے مزار کے پاس دعا

وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ الحَرْبِيِّ قال :قبر معروف الترياق المجرب .يريد إجابة دعاء المضطرِعِنْدَهُ لأَنَّ البِقَاعَ المُبَارَكَةِ يُسْتَجَابُ عِنْدَهَا الدُّعَاءُ، كَمَا أَنَّ الدُّعَاءَ فِي السَّحَرِ مَرْجُوٌّ، وَدُبُرَ المَكْتُوبَاتِ، وَفِي المَسَاجِدِ بَلْ دُعَاءُ المُضْطَرِ مُجَابٌ فِي أَيِّ مَكَان.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں: کہ امام ابراہیم الحربی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف تریاق مجرب ہے، امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابن حربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جو مجبور لوگ آکر دعا کرتے ہیں ان کی دعا اللہ تعالی قبول فرماتا ہے، اس لئے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار شریف کا احاطہ بڑا مبارک ہے اس لئے وہاں پر دعا قبول ہوتی ہے، جیسا کہ سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، فرض نمازوں کے بعد اور مساجد میں بلکہ مجبور شخص کی دعا تو جہاں پر کرے اللہ تعالی اس کو قبول فرماتا ہے،(۷۵)

ہارون الرشید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مقامات مقدسہ دعائیں کرنا

وَرَوَى حُسَيْنُ بنُ فَهْمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بنِ مُسَبِّحٍ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بنُ عَبْدِ

اللهِ قَالَ :قَالَ لِي الوَاقِدِيُّ :حَجَّ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ فَوَرَدَ المَدِيْنَةَ فَقَالَ لِيَحْيَى بنِ خَالِدٍ :ارْتَدْ لِي رَجُلاً عَارِفاً بِالمَدِيْنَةِ وَالمَشَاهِدِ، وكيف كَانَ نُزُوْلُ جِبْرِيْلَ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وَمِنْ أَيِّ وَجْهٍ كَانَ يَأْتِيْهِ، وَقُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ؟ فَسَأَلَ يَحْيَى فَكُلُّ أَحَدٍ دَلَّهُ عَلَيَّ فَبَعَثَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَوَاعَدَنِي إِلَى عِشَاءِ الآخِرَةِ، فَإِذَا شُمُوْعٌ فَلَمْ أَدَعْ مَشْهَداً، وَلاَ مَوْضِعاً إِلَّا أَرَيْتُهُمَا فَجَعَلاَ يُصَلِّيَانِ، وَيَجْتَهِدَانِ فِي الدُّعَاءِ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَ لِي بُكْرَةً بِعَشْرَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ.

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں مجھے امام واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ ہارون رشید رحمہ اللہ تعالیٰ جب حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے یحییٰ بن خالد کو کہا کہ کوئی ایسا عالم تلاش کرو جو مدینہ منورہ کے مشاہد اور مقدس مقامات کو جانتا ہو، اور شہدا کے مزارات کا علم رکھتا ہو، اور نزول وحی کے مواقع جانتا ہو، لوگوں نے یحییٰ کو امام واقدی کا نام لیا، اس نے آدمی بھیج کر امام واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلایا، اور کہا کہ امیر المومنین کی خواہش ہے کہ آپ عشا کی نماز ان کے ساتھ ادا کریں، میں نے عشا کی نماز مسجد نبوی شریف ادا کی، اور باہر نکل کر دیکھا تو دو گھڑ سوار موجود تھے، اور سامنے روشنی ہو رہی تھی، یحییٰ بن خالد نے مجھے بلایا، میں ان دونوں کو مسجد نبوی شریف کے مقدس مقامات دکھائے، دونوں نے مقام جبریل پر دو نفل ادا کئے، اس کے بعد دونوں کو لیکر مدینہ منورہ کے مشاہد اور مزارت کی زیارات کراتا رہا دونوں ہر مقام پر دو دو نفل ادا کرتے تھے اور دعا کرتے تھے، ساری رات یہی معاملہ رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر خلیفہ ہارون الرشید نے مجھے اس خدمت کے عوض دس ہزار دینار دینے کا حکم دیا۔(۷۶)

امام المحدث صالح بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

وَيُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ عِنْدَ قَبْرِهِ .

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام محدث صالح بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔(۷۷)

امام ابوبکر الاصبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

الإمام العلامة الصالح، شيخ المتكلمين، أبو بكر محمد بن الحَسَنِ بنِ فُوْرَكَ الأَصْبَهَانِيّ.

، فَمَاتَ بِقُرْبِ بُسْت وَنُقِلَ إِلَى نَيْسَابُوْرَ، ومشهده بالحيرة يزار، ويستجاب الدعاء عنده.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف بست میں ہوا پھر ان کو نیشاپور منتقل کیا گیا، انکی خانقاہ حیرہ میں ہے اور ان کے مزار شریف کی زیارت کی جاتی ہے، اور ان کے مزار شریف کے قریب دعا قبول ہوتی ہے۔(۷۸)

امام ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

الشَّيْخُ الإِمَامُ الفَقِيْهُ القُدْوَةُ، مُسْنِدُ الدِّيَارِ المِصْرِيَّة، القَاضِي، أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ الحَسَنِ بنِ الحُسَيْنِ بنِ مُحَمَّدٍ المَوْصِلِيّ الأَصْل، المِصْرِيّ، الشَّافِعِيّ، الخِلَعِي، صَاحِب "الفَوَائِد العِشْرِيْنَ "وَرَاوِي السِّيْرَة النَّبَوِيَّة.

قَالَ ابْنُ الأَنْمَاطِيّ :قَبْرُ الخِلَعِي بِالقَرَافَة يُعرَفُ بقبر قاضي الجن وَالإِنْس، يُعْرَفُ بِإِجَابَة الدُّعَاء عِنْدَهُ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ امام ابن الانماطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: امام ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف قاضی الجن والانس کے نام سے معروف ہے اور یہ بات بھی بڑی مشہور ہے کہ وہاں دعا قبول ہوتی ہے۔(۷۹

روضہ نبوی کے خدّام

رسول اللہ ﷺ کا روضہ مبارک ہو یا کسی اور بزرگ کا مزار شریف اس کے قرب اور اس کی خدمت کو صوفیاء کے نزدیک حصول فیض کا بہت بڑا ذریعہ جانا جاتا ہے اور یہی نظریہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کی خدمت کرنا اور اس کو خوشبو لگانا اور اس کی حفاظت کرنا اور رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی مجاورت اختیار کرنا اس باب میں ہم یہی مسئلہ ثابت کریں گے اللہ تعالی اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں ہماری دنیا و آخرت اچھی فرمائے۔

روضہ مبارک پر لوبان کی دھونی دینے والے

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِی الطَّاهِرِ بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ أَبِی مَرْیَمَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ یَعْقُوبَ الزَّمْعِیُّ، أَنَّ أَبَا الْحُوَیْرِثِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُعَاوِیَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نُعَیْمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِیهِ فَقَدْ ذَاقَ طَعْمَ الْإِیمَانِ مَنْ كَانَ لَا شَیْءَ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ,وَمَنْ كَانَ لَأَنْ یُحْرَقَ بِالنَّارِ أَحَبُّ إِلَیْهِ مِنْ أَنْ یَرْتَدَّ عَنْ دِینِهِ ,وَمَنْ كَانَ یُحِبُّ لِلَّهِ وَیُبْغِضُ لِلَّهِ

وَإِنَّمَا سُمِّیَ الْمُجَمِّرَ لِأَنَّهُ كَانَ یُجْمِرُ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ,وَهُوَ مِنْ مَوَالِی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ کو حضرت نعیم بن عبداللہ المجمر نے خبر دی اور ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا، اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ سے بڑھ کوئی شئ اس کے نزدیک محبوب نہ ہو، ایمان لانے کے بعد ایمان سے پھرنا ناپسند اور آگ میں جانا اس کے نزدیک دین سے پھرنے سے آسان ہو، اور جو اللہ تعالی کے لئے محبت کرے اور اللہ تعالی کے لئے بغض رکھے۔

یہ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام المجمر رکھا گیا تھا کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ پر لوبان کی دھونی دیا کرتے تھے، اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے تھے۔ (۸۰)

نوٹ: یہ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر لوبان کی دھونی دیا کرتے تھے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم

دیا ہوا تھا، وہاں کسی صحابی نے ان کو منع نہ کیا کہ اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا کہ جناب یہ تو جائز نہیں ہے آپ کیوں کر رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ کی حفاظت کرنے والے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ :نا مَرَّارُ بْنُ حَمُّوَيْهِ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَبُو زَكَرِيَّا الْمَدَنِيُّ، حَافِظُ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ

ترجمہ: یحیی بن اسعید ابوزکریا المدنی رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی حفاظت کرنے والے تھے۔(۸۱)

رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ زیارت کرانا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ :اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَتْ لَهَا عَنْهُ فَبَكَتْ حَتَّى مَاتَتْ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کا مزار شریف ان کے لئے کھول دیں تا کہ وہ زیارت کر لے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے جب رسول اللہ ﷺ کے روضہ شریفہ کا دروازہ کھول دیا تو وہ رونے لگی، اتنا روئی کہ وہیں پر ہی فوت ہوگئیں۔(۸۲)

ایک دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے خدمت میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى

عَائِشَةَ، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ :: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا، عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا
انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ، خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ.

وفي رواية السيوطي (يوقرونه.)

وصححه الالباني في فضل الصلوة على النبي ﷺ .

قال الامام عبدالملک بن محمد بن ابراهيم النيسابوري في شرف المصطفى ﷺ)إسناده جيد جيد

ترجمہ: حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر کر رہے تھے، حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر دن جیسے ہی دن طلوع ہوتا ہے ستر ہزار فرشتے رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پر رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے ساتھ لگاتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک پر درود شریف پڑھتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے یہ چلے جاتے ہیں اور دوسرے آجاتے ہیں وہ بھی یہی عمل کرتے ہین یہاں تک کہ زمین پھٹ جائے گی اور رسول اللہ ﷺ اپنے مزار مبارک سے باہر تشریف لائیں گے اور ستر ہزار ملائکہ کے جھرمٹ میں میدان محشر میں جلوہ فرما ہوں گے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی توقیر کرتے ہیں۔

اس حدیث مبارک کو البانی نے اپنی کتاب فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ میں صحیح

قرار دیا ہے۔

امام عبدالملک بن محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب شرف المصطفی ﷺ میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔(۸۳)

رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کی مجاورت اختیار کرنا

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صُبَيْحٍ نا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ نا إِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَا لَكَ تَرَكْتَ مُجَاوَرَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاوَرْتَ الْمَقَابِرَ؟ قَالَ " :وَجَدْتُهُمْ جِيرَانَ صِدْقٍ يَكُفُّونَ أَلْسِنَتَهُمْ وَيُذَكِّرُونَ الْآخِرَةَ "

ترجمہ: حضرت محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی آپ نے رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف کی مجاورت کیوں ترک کی ؟اور جنت البقیع کی مجاورت کیوں اختیار کرلی؟،مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کہ میں نے ان کو سچا پڑوسی پایا یہ اپنی زبان کو روک کر رکھتے ہیں اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔(۸۴)

اس حدیث پاک میں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے جنت البقیع کی مجاورت کیوں اختیار کی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی مجاورت کیوں ترک کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا: قبور کی مجاورت حرام ہے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ بیان فرمائی،اس سے ثابت ہوا کہ مجاورت کو حرام کہنا ہی شرعاً جائز نہیں ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مجاورت اختیار کرنا

ویسأل ابوذر رضی اللہ عنہ عُثْمَانَ الإذن لَهُ فِي مجاورة قبر رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيأذن لَهُ فِي ذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ کی قبر انور کی مجاورت اختیار کرنے کی اجازت دی جائے ،تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت عطا فرمائی۔(۸۵)

اس حدیث پاک میں یہ واضح طور پر موجود ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ نہیں کہہ رہے کہ مجھے آپ مدینہ منورہ میں رہنے دیں بلکہ آپ رضی اللہ عنہ سوال یہ کر رہے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی مجاورت اختیار کرنے دی جائے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ اجازت ہے اس بات کی دلیل ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہ تھا۔

مدینہ منورہ کیوں بہتر ہے؟

قال الامام ابن عبدالبر رحمة الله تعالى عليه :فى هذالحديث ﴿ والمدينة خيرلهم لوكانوا يعلمون﴾فقيل : فيه خير لهم من اجل انهالايدخلهاالطاعون ولاالدجال ، وقد قيل : من اجل فضل مسجد رسول الله ﷺ والصلوة فيه ومجاورة قبره .

ترجمہ: امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے ضمن میں فرماتے ہیں ﴿رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانتے تو ﴾ یہ بھی کہا گیا کہ مدینہ منورہ ان کے لئے اس لئے بہتر ہے کہ اس میں نہ تو طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال داخل ہوگا،اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کا مزار مبارک کا پڑوس ہے۔(۸۶)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبر کے مجاور

عَلِیّ بن مُحَمَّد بن الجَزَرِی قَالَ الباخرزی فی الدمیۃ اقَامَ فِی مجاورۃ قبر مُعَاوِیَۃ بِالشَّام۔

ترجمہ: علی بن محمد بن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق امام باخرزی نے اپنی کتاب الدمیہ میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی ملک شام میں مجاورت اختیار کی۔(۸۷)

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مجاورت اختیار کرنا

حَدَّثَنِی أبو الحسین علی بن محمد بن جعفر العطار الأصبهانی بالری، قَالَ :سمعت أبا الهیثم الکشمهینی، یقول :سمعت محمد بن یوسف الفربری، یقول قَالَ لی محمد بن إسماعیل البخاری. :ما وضعت فی کتاب الصحیح حدیثا إلا اغتسلت قبل ذلک وصلیت رکعتین.

حَدَّثَنِی محمد بن أبی الحسن الساحلی، قَالَ :أخبرنا أحمد بن الحسن الرازی، قَالَ :سمعت عبد الله بن عدی، یقول :سمعت عبد القدوس بن همام، یقول :سمعت عدة من المشایخ یقولون : حول محمد بن إسماعیل البخاری تراجم جامعه بین قبر النبی صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ومنبره، وکان یصلی لکل ترجمة رکعتین.

ترجمہ: محمد بن یوسف الفربری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے امام محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے صحیح بخاری میں ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل کیا ہے اور دو رکعت نماز ادا کی ہے۔

عبد القدوس بن الھمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں نے بہت سے مشائخ کرام سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب صحیح

بخاری کے ترجمۃ الباب جتنے بھی ہیں سارے کے سارے رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس اور منبر مبارک کے درمیان لکھے ہیں اور ہر ترجمۃ الباب سے پہلے آپ دا ورکعت نماز ادا کرتے تھے۔(۸۸)

جو لوگ بات بات پر بخاری بخاری کرتے ہیں ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

امام کرمانی کا قبر کی مجاورت اختیار کرنا

وقال الامام الکرمانی :قد کنت متشرفاً عند شرح هذا الباب بابتداء مجاورة قبره المبارک -یعنی قبر ابن عباس.

ترجمہ: امام کرمانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ اس باب کی شرح کرنے کے وقت یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مزار مبارک کی مجاورت میں تھا۔(۸۹)

امام کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبر مبارک کی مجاورت کو شرف کہہ رہے ہیں مگر آج کے لوگ اسی کو شرک کہہ رہے ہیں۔

حوالہ جات

(۱) (۱) السنن الکبریٰ للبیہقی (۵:۲۴۵)

(۲) موطا امام مالک (۲:۲۳۱)

(۳) فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لامام ازدی (۱:۸۳)

(۴) الاستذکار لامام قرطبی (۲:۳۲۳)

(۵) شرح الزرقانی علی الموطا (۱:۵۷۳)

(۶) شرح الموطأ مالک بن أنس الأصبحی

المدنی (المتوفی:۱۷۹ھ) (۳۲:۲۶)

(۷) مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۱:۳۵۲)

(۸) جلاء الافہام لابن قیم جوزی (۱:۹۹۳)

(۹) نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم۔

صلی اللہ علیہ وسلم (۱:۵۶۳)

(۱۰) امتاع الاسماع (۱۰:۳۸۱)

(۱۱) الطبقات الکبریٰ (لابن سعد (۳:۲۱۰)

(۱۲) جمل من أنساب الأشراف للبلاذری (۱۰:۹۶)

(۲) (۱) المعجم الکبیر للطبرانی (۱:۱۶۶)

(۲) المختارۃ لضیاء المقدسی (۴:۱۰۵)

(۳) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (۸:۶۴-۶۵)

(۳) (۱) الدر المنثور (۱:۵۷۰)

(۲) شعب الایمان للبیہقی (۶:۵۳)

(۳) القَولُ البَدِیعُ فی الصَّلاۃِ عَلَی الحَبِیبِ الشَّفِیعِ

لامام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱:۲۱۲)

(۴) الاخنائیۃ لابن تیمیہ (۱:۴۱۱)

(۵) احیاء العلوم (۴:۴۹۱)

(۶) شرف المصطفی (۳:۱۸۰)

(۷) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ (۲:۱۹۸)

(۸) امتاع الاسماع (۱۴:۶۱۸)

(۹) حاشیہ حقوق النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی أمتہ فی

ضوء الکتاب والسنۃ (۲:۶۰۶)

(۱۰) ارشیف ملتقی اہل الحدیث ا (۲۶:۳۷۶)

(۴) (۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۶:۳۵۶)

(۲) دلائل النبوۃ للبیہقی (۷:۴۷)

(۳) الاستعاب لابن عبدالبر (۳:۱۱۴۹)

(۴) شفاء السقام للسبکی (۱:۱۳۰)

(۵) کنز العمال لعلی متقی ہندی (۸:۴۳۱)

(۶) اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ (۱:۳۷۳)

(۷) البدایۃ والنہایۃ (۵:۱۶۷)

(۸) الاصابۃ لابن حجر (۳:۴۸۴)

(۹) الصواعق المرسلۃ الشہابیۃ علی الشبہ الداحضۃ الشامیۃ

(۱:۱۷۰)

(۱۰) ارشیف ملتقی اہل الحدیث (۳۹:۷۱۶)

(۱۱) وفاءالوفاء (۴:۱۳۷۴)

(۵) (۱) تہذیب الاسماء لامام نووی

(۱:۳۰۸_۳۰۹)

(۲) منتہی السؤل علی وسائل الوصول إلی

شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشحاری (۴:۱۵۳)

(۶) (۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۲:۱۵۰۱)

(۲) مسند ابی یعلی الموصلی (۱:۳۶۱)

(۳) الأحادیث المختارۃ أوالمستخرج من الأحادیث المختارۃ مما

لم یخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحیہما لامام المقدسی (۲:۴۹)

(۴) جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزّوائد (۲:۶۱)

(۷) ایضاً (۱:۴۲۸)

(۸) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ (۲:۴۱)

(۹) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ (۲:۴۱)

(۱۰) (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ص:۳۴ ط احیاء التراث

(۱۱) (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ص:۳۴ ط احیاء التراث العربی

(۱۲) خلاصۃ الوفاء (۱:۴۲۸)

(۱۳) خلاصۃ الوفاء (۱:۴۲۸)

(۱۴) ایضاً (۱:۴۲۸)

(۱۵) خلاصۃ الوفاء (۱:۴۲۸)

(۱۶) خلاصۃ الوفاء (۱:۴۲۸)

(۱۷) سیر اعلام النبلاء (۴:۵۸)

(۱۸) مشاہیر علماء الأمصار وأعلام فقہاء الأقطار (۱:۱۳۵)

(۱۹) اسد الغابہ (۱:۶۹۷)

(۲۰) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۰۳)

(۲۱) المؤتلِف والمختلِف لامام دارقطنی (۱:۳۳۵)

(۲۲) اسد الغابہ (۲:۲۴)

(۲۳) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۶۹)

(۲۴) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۳۳۷)

(۲۵) اسد الغابہ (۴:۲۰۵)

(۲۶) الآحاد والمثانی لامام ابن ابی عاصم (۱:۱۶۳)۔

(۲۷) (۱) تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی (۳۸۸)

(۲) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۲ (۳۳:۴۴۹)

(۳) رشیف ملتقی اہل الحدیث (۳:۲۵:۲۶۶)

(۲۸) (۱) کتاب الثقات لابن حبان (۸:۴۵۷)

(۲) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۱ (۳۳:۴۴۹)

(۳) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۲ (۴۸:۳۷۰)

(۴) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۳ (۲۵:۲۶۶)

۲۹) تاریخ بغداد (۱:۱۲۳)

(۳۰) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۹)

(۳۱) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۹)

(۳۲) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۹)

(۳۳) تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج لامام ابن حجر (۳:۲۰۰)

(۳۴) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۲)

(۳۵) (۱) دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین لابن علان الشافعی (۵:۲۰)

(۲) تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج لعلامہ ابن حجر (۳:۲۰۰)

(۳۶) جزء فیہ ذکر ترجمۃ الطبرانی لامام ابن مندہ (۱:۳۳۴)

(۳۷) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۱۲)

(۳۸) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۱۲)

(۳۹) (۱) وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان لابن خلکان (۱:۱۸۰)

(۲) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۶:۳۰۳)

(۴۰) وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان لابن خلکان (۴:۴۶۲)

(۴۱) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۷:۸۶۳)

(۴۲) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۱۰:۵۶۳)

(۴۳) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۱۱:۴۰۸)

(۴۴) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۱۱:۵۰۹)

(۴۵) سیر اعلام النبلاء (۱۴:۱۲۴)

(۴۶) سیر اعلام النبلاء (۱۴:۴۱۵)

(۴۸) (۱) الوافی بالوفیات امام صلاح الدین خلیل بن ایبک (۲۹:۱۱۰)

(۲) طبقات الاولیاء لابن ملقن (۱:۴۸۱)

(۴۹) طبقات الشافعیہ لامام سبکی (۸:۵۵)

(۵۰) الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ لامام عبدالقادر بن محمد بن نصر اللہ

(۱:۱۷۰)

(۵۱) الإحاطۃ فی أخبار غرناطۃ لابن خطیب (۴:۷۸)

(۵۲) الثقات لابن حبان (۷:۳۱۵)

(۵۲) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء لامام ابن الجزری (۱:۳۸۷)

(۵۳) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء لامام ابن الجزری (۲:۲۳)

(۵۴) الدرر الکامنۃ فی أعیان المائۃ الثامنۃ لامام ابن حجر العسقلانی (۳:۹۸)

(۵۵) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۸)

(۵۶) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۱۱)

(۵۷) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۲۲)

(۵۸) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۳۵)

(۵۹) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۳۶)

(۶۰) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۳۶)

(۶۱) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۴۳)

(۶۲) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۶۸)

(۶۳) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ
لامام طاشکبری زادہ (۱:۲۰۸)

(۶۴) النور السافر عن أخبار القرن العاشر
لامام محی الدین عبدالقادر العیدروس (۱:۱۴۳)

(۶۵) أزہار الریاض فی أخبار القاضی عیاض لامام تلمسانی (۲:۳۳۶)

(۶۶) سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر لامام محمد خلیل بن محمد
بن محمد (۱:۱۲۳)

(۶۷) حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر لامام میدانی ((۱:۱۲۳۹)

(۶۸) نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر لعلامہ عبدالحی بن فخر الدین
بن عبدالعلی الحسنی (۱:۹۱)

(۶۹) السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بہاء الدین الجندی
(۱:۱۸۹)

(۷۰) السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بہاء الدین الجندی
(۲:۱۲۳)

(۷۱) السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بہاء الدین الجندی
(۲:۴۵۷)

(۷۲) الثقات لابن حبان (۹:۳۱)

(۷۴) سیر اعلام النبلاء (۸:۲۸۴)

(۷۵) (۱) سیر اعلام النبلاء (۸:۸۸)
(۲) وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان
لابن خلکان (۵:۲۳۳)

(۷۶) (۱) سیر اعلام النبلاء (۸:۱۶۳)

(۲) طبقات ابن سعد (۵:۴۲۵)

(۲) غزوہ تبوک کا مبارک سفر (۴۵_۴۶)

(۷۷) سیر اعلام النبلاء (۱۲:۴۵۷)

(۷۸) سیر اعلام النبلاء (۱۳:۲۵)

(۷۹) سیر اعلام النبلاء (۱۴:۱۳۶)

(۸۰) المعجم الاوسط لطبرانی (۵:۱۴۳)

(۸۱) المعجم الاوسط (۳:۲۰۲)

(۸۲) کتاب الزہد (۱:۲۹۹)

(۸۳) (۱) الملائک لامام السیوطی (۱:۱۳۲)
۲) جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد
لامام ردوانی (۱:۴۱۰)
(۳) فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ لالبانی :۱۰۲)
(۴) موسوعۃ الرقائق والأدب للحمدانی (۱:۴۸۹۵)
(۵) شرف المصطفی ﷺ (۴:۲۲۳)
(۶) بہجۃ المحافل وبغیۃ الأماثل فی تلخیص المعجزات
والسیر والشمائل لامام العامری الحرضی (۲:۱۲۸)

(۸۴) (۱) شعب الایمان (۱۱:۴۹۷)
(۲) المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ
لامام ابن حجر العسقلانی (۱۳:۵۳۰)
(۳) کنز العمال (۱۵:۷۵۹)
(۴) جامع الأحادیث (ویشتمل علی جمع الجوامع للسیوطی
(۳۰:۹۵)

(۵) إتحاف الخیرة المهرة بزوائد المسانید العشرة لامام الکنانی (۲:۵۲۰)

(۸۵) (۱) جمل من أنساب الأشراف لامام احمد بن یحیی البلاذری (۵:۵۴۲)

(۲) نهایة الأرب فی فنون الأدب لامام النویری (۱۹:۴۴۳)

(۸۶) التمہید لابن عبدالبر (۲۲:۲۲۶)

(۸۷) (۱) الوافی بالوفیات لامام صلاح الدین (۲۲:۱۱۰)

(۲) دمیة القصر وعصرة أہل العصر لامام الباخرزی (۱:۱۶۵)

(۸۸) تاریخ بغداد للخطیب (۲:۳۲۲)

(۸۹) (۱) لکواکب الداری شرح صحیح البخاری (۱۱:۱۷۲)

(۲) مقارنة بین شروح کتب السنة الستة (۲:۸)

(۳) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۲:۷:۲۳۸)

ماخذ ومراجع

السنن الکبری :أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفی:۳۰۳ھ) مؤسسة الرسالة -بیروت

موطاامام مالک لامام مالک بن انس دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم لامام ازدی (موسسة الرسالة

الاستذکار أبو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی (المتوفی :۴۶۳ھ) دار الکتب العلمیة -بیروت

شرح الزرقانیعلی الموطا لامام الزرقانی (دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

مجموع الفتاوی لابن تیمیه الحرانی کتب خانه رشیدیه پشاور پاکستان

جلاء الأفهام فی فضل الصلاة علی محمد خیر الأنام لمحمد بن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة (المتوفی(۷۵۱ھ (دار العروبة - الکویت

نضرة النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم صلی الله علیه وسلم لعدد من المختصین بإشراف الشیخ/صالح بن عبد الله بن حمید إمام وخطیب الحرم المکی(دار الوسیلة للنشر والتوزیع، جدة

إمتاع الأسماع بما للنبی من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع لأحمد بن علی بن عبد القادر، أبو العباس الحسینی العبیدی، تقی الدین المقریزی (المتوفی:۸۴۵ھ) دار الکتب العلمیة -بیروت

الطبقات الکبری، القسم المتمم لتابعی أهل المدینة ومن بعدهم أبو عبد الله محمد بن سعد بن منیع الهاشمی بالولاء ، البصری، البغدادی المعروف بابن

Scanned by CamScanner

سعد (المتوفى ٢٣٠هـ) مكتبة العلوم والحكم -المدينة المنورة
جمل من أنساب الأشراف للبلاذرى (دارالكتب العلميه بيروت لبنان
المعجم الكبيرسليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمى الشامى، أبو القاسم الطبرانى (المتوفى: ٣٦٠هـ)مكتبة ابن تيمية -القاهرة
المختارة لضياء المقدسى (دارالكتب العلميه بيروت لبنا
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد
المؤلف :أبو الحسن نور الدين على بن أبى بكر بن سليمان الهيثمى (المتوفى٨٠٧هـ) مكتبة القدسى، القاهرة
الدر المنثورعبد الرحمن بن أبى بكر، جلال الدين السيوطى (المتوفى: ٩١١هـ): دار الفكر -بيروت
شعب الإيمان :أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى: ٤٥٨هـ)كتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباى بالهند.
القَولُ البَدِيعُ فى الصَّلاةِ عَلَى الحَبِيبِ الشَّفِيعِ شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوى (المتوفى:٩٠٢هـ) دار الريان للتراث
الإخنائية (أو الرد على الإخنائى (تقى الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبى القاسم بن محمد ابن تيمية الحرانى الحنبلى الدمشقى (المتوفى:٧٢٨هـ)دار الخراز -جدة
إحياء علوم الدين :أبو حامد محمد بن محمد الغزالى الطوسى (المتوفى:٥٠٥هـ)دار المعرفة -بيروت
شرف المصطفى :عبد الملك بن محمد بن إبراهيم النيسابورى الخركوشى، أبو سعد (المتوفى٤٠٧هـ)دار البشائر الإسلامية -مكة

الشفا بتعريف حقوق المصطفى -مذيلا بالحاشية المسماة مزيل الخفاء عن ألفاظ الشفاء : أبو الفضل القاضى عياض بن موسى اليحصبى (المتوفى٥٤٤هـ): دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع
حاشيه حقوق النبى صلى الله عليه وسلم على أمته فى ضوء الكتاب والسنة(دارالكتب العلميه بيروت لبنان
ارشيف ملتقى اهل الحديث ١ (تجد رابط الموضوع الذى تتصفحه، أسفل يسار شاشة عرض الكتاب، إذا ضغطت على الرابط ينقلك للموضوع على الإنترنت لتطالع ما قد يكون جد فيه من مشاركات بعد تاريخ تحميل الأرشيف . ويمكنك إضافة ما تختاره منها لخانة التعليق فى هذا الكتاب الإلكترونى إن أردت)
(أرشيف ملتقى أهل التفسيرملاحظة :(تجد رابط الموضوع الذى تتصفحه، أسفل يسار شاشة عرض الكتاب، إذا ضغطت على الرابط ينقلك للموضوع على الإنترنت لتطالع ما قد يكون جد فيه من مشاركات بعد تاريخ تحميل الأرشيف ..ويمكنك إضافة ما تختاره منها لخانة التعليق فى هذا الكتاب الإلكترونى إن أردت)
المصنف فى الأحاديث والآثارأبو بكر بن أبى شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى (المتوفى٢٣٥هـ) :مكتبة الرشد -الرياض
دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة:أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى :٤٥٨هـ)دار الكتب العلمية -بيروت
الاستعاب لابن عبدالبر (دارالكتب ا لعلميه بيروت لبنان
شفاء السقام لامام تقى الدين لسبكى (مكتبة الناصر دمشق شام

کنز العمال لعلى متقى هندى القادرى الشاذلى مطبوعه مکتبه رحمانیه لاهور پاکستان

اقتضاء الصراط المستقيم تقى الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبى القاسم بن محمد ابن تيمية الحرانى الحنبلى الدمشقى (المتوفى:٧٢٨هـ)

البداية والنهاية :أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى البصرى ثم الدمشقى (المتوفى٧٧٤هـ) دار إحياء التراث العربى

الاصابة فى تميز الصحابة لامام ابن حجر دار إحياء التراث العربى

الصواعق المرسلة فى الرد على الجهمية والمعطلة :محمد بن أبى بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى : ٧٥١هـ)هـ(دار العاصمة، الرياض، المملكة العربية السعودية

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى على بن عبد الله بن أحمد الحسنى الشافعى، نور الدين أبو الحسن السمهودى (المتوفى ٩١١هـ)دار الكتب العلمية -بيروت

تهذيب الأسماء واللغات :أبو زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووى (المتوفى٦٧٦هـ) :دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

منتهى السؤل على وسائل الوصول إلى شمائل الرسول صلى الله عليه وآله وسلم لشحارى (دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

مسند ابى يعلى الموصلى (دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخارى ومسلم فى صحيحيهما لاامام المقدسى (دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد(دار الكتب العلمية، بيروت -

لبنان

(الغنية لطالبى طريق الحق لشيخ عبدالقادر الجيلانى ط احياء التراث العربى/ بيروت)

خلاصة الوفاء (على بن عبد الله بن أحمد الحسنى الشافعى، نور الدين أبو الحسن السمهودى (المتوفى ٩١١هـ)دار الكتب العلمية -بيروت

سيراعلام النبلاء (لامام الذهبى دار الكتب العلمية -بيروت

:مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمى، أبو حاتم، الدارمى، البُستى (المتوفى:٣٥٤هـ): دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع -المنصورة

اسدالغابه فى معرفة الصحابة دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع -المنصورة

المؤتَلِف والمختَلِف لامام دارقطنى دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع - المنصورة

الآحاد والمثانى لامام ابن ابي عاصم (دار الكتب العلمية -بيروت

تهذيب التهذيب لابن حجر العسقلانى (دار الكتب العلمية -بيروت

كتاب الثقات لابن حبان(دار الكتب العلمية -نيروت

تحفة المحتاج فى شرح المنهاج لامام ابن حجر (دار الكتب العلمية -بيروت

ارشاد السارى شرح البخارى لامام قسطلانى (دار الكتب العلمية -بيروت

دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين لابن علان الشافعى (دار الكتب العلمية - بيروت

جزء فيه ذكر ترجمة الطبرانى لامام ابن منده (دار الكتب العلمية -بيروت

الوافى بالوفيات امام صلاح الدين خليل بن ايبک (دار إحياء التراث العربى

طبقات الاولياء لابن ملقن قادرى(دار إحياء التراث العربى

طبقات الشافعيه لامام سبكى (دار إحياء التراث العربى

الجواهر المضية فى طبقات الحنفية لامام عبدالقادربن محمد بن نصرالله (دار إحياء التراث العربى

الإحاطة فى أخبار غرناطة لابن خطيب (دار إحياء التراث العربى

الثقات لابن حبان (دار إحياء التراث العربى

الشقائق النعمانية فى علماء الدولة العثمانية لامام طاشكبرى زاده (استانبول تركى

النور السافر عن أخبار القرن العاشر لامام محي الدين عبدالقادرالعيدروس (دار إحياء التراث العربى

أزهار الرياض فى أخبار القاضي عياض لامام تلمسانى (داز إحياء التراث العربى

سلك الدرر فى أعيان القرن الثانى عشر لامام محمد خليل بن مخمد بن محمد(دار إحياء التراث العربى

حلية البشر فى تاريخ القرن الثالث عشر لامام ميدانى ((دار إحياء التراث العربى

نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظرلعلامه عبد الحى بن فخر الدين بن عبد العلى الحسنى(پشاورپاکستان

السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بهاء الدين الجندى (دار إحياء التراث العربى

وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان لابن خلكان (٥ : ٢٣٣)

غزوہ تبوک کامبارک سفر (لمفتی ضیاء احمدقادری رضوی مکتبة طلع البدرعلینالاهور پاکستان